23 رشعبان المعظم 1444ھ | مطابق 16 رمارچ 2023ء | بروزِ چہارشنبہ | جلد:(۳) | شمارہ:(٦٧) | صفحات:(۸)

آرایس ایس کی مسلمانوں تک رسائی کے پیچھے کون کارفرما ہیں؟

سنگھ مسلمانوں تک نہیں پہنچ رہا ہے بلکہ مسلمان سنگھ سے قریب ہو رہے ہیں!: سنگھ لیڈروں کا بیان

نئی دہلی: 15 رمارچ (عصر حاضر نیوز) کچھ مسلمانوں کی آر ایس ایس لیڈران کے ساتھ ملاقاتوں کے بعد لوگوں میں اس بات کے لئے تجسس پایا جاتا ہے کہ آخر ان ملاقاتوں کا دورکس کے اشاروں پر شروع ہوا۔ خیال رہے کہ مسلم افراد نے سنگھ کے ذمہ داروں سے پہلی ملاقات اگست 2022 میں کی تھی جبکہ رواں سال جنوری میں دوسری ملاقات ہوئی۔ ان ملاقاتوں پر کچھ مسلمانوں نے یہ کہہ کر اعتراض ظاہر کیا کہ آخر ان کے بارے میں عوام کو اعتماد میں کیوں نہیں لیا جاتا اور یہ کہ چند مسلم افراد کو پوری قوم کی نمائندگی کرنے کی اجازت آخر کس نے دی؟۔ نیوز پورٹل 'آج تک' نے اس موضوع پر ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں آر ایس ایس کے لیڈر دتاتریہ ہوسبولے کا بیان موجود ہے۔ آر ایس ایس کی مسلمانوں تک رسائی کے سوال پر دتاتریہ کا کہنا تھا کہ "ہماری کسی سے دشمنی نہیں ہے، نا تو کسی فرقہ سے اور نا ہی کسی مذہب سے۔ تمام کو ملک کے لئے کام کرنا چاہئے۔ کسی کی خواہش ہوتی ہے تو ہم ضرور اس سے ملاقات کرتے ہیں۔" دتاتریہ ہوسبولے نے کہا کہ آر ایس ایس کے لیڈران مسلم افراد اور ان کے مذہبی پیشواؤں سے انہیں کی دعوت پر ملاقات کر رہے ہیں۔ سنگھ ان تک نہیں پہنچ رہا ہے، بلکہ ان کی طرف سے مثبت اقدامات کا جواب دے رہا ہے۔ ملاقات کرنے اور چائے پینے میں کوئی حرج نہیں۔ سابق الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی بھی ان مسلم افراد کی فہرست میں شامل ہیں جنہوں نے آر ایس ایس لیڈروں سے ملاقات کی تھی۔ انہوں نے قبول کیا کہ آر ایس ایس لیڈروں سے ملنے کی پہل ان کی طرف سے ہی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو مضبوط بنانے اور ہندو مسلم کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج کو ختم کرنے کے لیے ہم نے آر ایس ایس سے ملنے کا قدم اٹھایا تھا، کیونکہ مسئلہ بات چیت سے ہی حل ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد ہی سنگھ سربراہ سے ملاقات کے لیے خط لکھا گیا۔ یاد رہے کہ سنگھ کے سربراہ موہن بھاگوت سے مسلم افراد اور علما نے ایسے وقت میں ملاقات کی تھی جب بی جے پی کی ترجمان نوپور شرما کے توہین رسالتؐ کے بعد ملک کے حالات بگڑ رہے تھے۔ پانچ مسلم افراد نے 22 اگست 2022 کو دہلی کے جھنڈے والان میں سنگھ کے عارضی دفتر میں سنگھ کے سربراہ سے ملاقات کی تھی۔ اس وفد میں سابق ایم پی شاہد صدیقی، سابق چیف الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی، سابق لیفٹیننٹ گورنر نجیب جنگ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق وی سی ضمیر الدین شاہ اور تاجر سعید شیروانی شامل تھے۔ سنگھ کے ساتھ مسلم افراد کی دوسری ملاقات 14 جنوری 2023 کو نجیب جنگ کی پرانی دہلی واقع رہائش پر ہوئی۔ اس میں جماعت اسلامی سے لے کر جمعیۃ علماء ہند تنظیم تک کے دونوں دھڑے شامل تھے۔ جماعت اسلامی ہند سے محتشم خان، جمعیۃ علماء ہند کے محمود مدنی دھڑے سے نیاز فاروقی، ارشد مدنی دھڑے سے فضل الرحمان قاسمی اور درگاہ اجمیر سے وابستہ سلمان چشتی نے شرکت کی تھی۔ سنگھ اور مسلمانوں کے درمیان یہ ملاقات اس لیے اہم تھی کہ مسلم افراد کے ساتھ پہلی بار علماء کرام بھی شامل ہوئے۔

مسلمانوں کے خلاف نفرت کا زہر ختم کرنا ہوگا: اقوام متحدہ

نیویارک، 15 مارچ (عصر حاضر نیوز) اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے کہا ہے کہ اسلاموفوبیا سے نمٹنے کے لیے دن منانے کا مقصد مسلم مخالف نفرت کے زہر کے خاتمے کا مطالبہ ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹویٹر پر اپنے ٹویٹ میں کہا کہ اسلاموفوبیا سے نمٹنے کے لیے پہلی بار عالمی دن منایا جا رہا ہے۔ انتونیو گوتریس کا کہنا ہے کہ اس دن کا مقصد مسلم مخالف نفرت کے زہر کے خاتمے کا مطالبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ امتیازی سلوک ہم سب کو مٹا سکتا ہے، ہمیں اس کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا۔ سیکریٹری جنرل نے مزید کہا کہ آج اور ہر دن ہمیں مشترکہ انسانیت کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے، تقسیم کرنے والی قوتوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔

چھوٹے تاجروں کے لیے صنعت کا پہلا کو-برانڈڈ کریڈٹ کارڈ

نئی دہلی، 15 مارچ (عصر حاضر نیوز) ہندوستان کے سب سے بڑے پرائیویٹ بینک ایچ ڈی ایف سی بینک اور وسیع آف لائن اور آن لائن رسائی کے ساتھ اومنی چینل بی 2 بی پلیٹ فارم اور ہندوستان میں تیار، فلپ کارٹ گروپ نے آج صنعت کا پہلا کو برانڈڈ کریڈٹ کارڈ لانچ کیا ہے۔ یہ کریڈٹ کارڈ صرف ریکارٹ ہول سیل ممبروں کے لیے ہے۔ یہ کریڈٹ کارڈ ڈائنرز کلب انٹرنیشنل نیٹ ورک پر کام کرے گا، جو ڈسکور گلوبل نیٹ ورک کا حصہ ہے۔ اسے دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں استعمال کیا جا سکتا ہے جہاں ڈائنرز کلب کارڈز قبول کیے جاتے ہیں۔ اس اتحاد کے تحت فلپ کارٹ ہول سیل کے رجسٹرڈ ممبران کو فلپ کارٹ ہول سیل آن لائن اخراجات پر صنعت کا پہلا آفر یعنی 5 فیصد کا کیش بیک ملے گا۔ دیگر فوائد میں 1,500۔ قیمت میں ایکٹیویشن کیش بیک، صفر جوائننگ فیس اور یوٹیلیٹی بلز نیز دیگر اخراجات پر اضافی کیش بیک شامل ہے۔ کو-برانڈڈ کریڈٹ کارڈ کے آغاز سے ہندوستان میں چھوٹے تاجروں کو کریڈٹ کی دستیابی میں اضافہ ہوگا اور ڈیجیٹل ادائیگیوں کو اپنانے میں تیزی آئے گی اور انہیں کئی دیگر فوائد حاصل ہوں گے۔ کوٹیشور ایل این، بزنس ہیڈ، فلپ کارٹ ہول سیل نے کہا، "فلپ کارٹ ہول سیل میں، ہم ٹیکنالوجی اور اختراع کی مدد سے گروسری ریٹیل کے ماحول میں تبدیلی لانے کے لیے پرعزم ہیں۔

سیکورٹی فورسز کے جوان ذہنی دباؤ کا شکار
گزشتہ 3 سالوں میں 436 اہلکاروں کی خودکشی!

نئی دہلی: سنٹرل آرمڈ پولیس فورس (سی اے پی ایف)، آسام رائفلز اور این ایس جی کے 436 اہلکاروں نے گزشتہ تین سالوں میں خودکشی کر لی۔ یہ اطلاع وزارت داخلہ نے بدھ کو راجیہ سبھا میں دی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اسے روکنے کے لیے مختلف سطحوں پر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ مرکزی وزیر مملکت برائے داخلہ نتیانند رائے نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سی اے پی ایف، آسام رائفلز اور نیشنل سیکورٹی گارڈ (این ایس جی) کے فراہم کردہ اعداد وشمار کے مطابق گزشتہ 3 سالوں کے دوران 436 اہلکاروں نے خودکشی کی ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق سال 2022 میں 135، 2021 میں 157 اور 2020 میں 144 اہلکاروں نے خودکشی کر لی۔ نتیانند رائے نے بتایا کہ سی اے پی ایف، آسام رائفلز اور این ایس جی کے اہلکاروں کی خودکشی کے واقعات کو روکنے کے لیے کئی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس کے تحت اہلکاروں کے تبادلے اور رخصت سے متعلق شفاف پالیسیاں بناتے ہوئے کسی اہلکار کی جانب سے مشکل علاقے میں خدمات انجام دینے کے بعد اس کی ترجیحی تعیناتی پر جہاں تک ممکن ہو غور کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اہلکاروں کی شکایات کا پتہ لگانے اور ان کے ازالے کے لیے فوجیوں کے ساتھ افسران کی باقاعدہ بات چیت، کام کے اوقات کو منظم کر کے مناسب آرام اور راحت کو یقینی بنانا، بعض مشکل علاقوں میں پوسٹنگ کے دوران آخری پوسٹنگ (خاندان کی رہائش کے لیے) کی جگہ پر سرکاری رہائش کو برقرار رکھنا، بہتر طبی سہولیات کی فراہمی کے علاوہ ان کے ذاتی اور نفسیاتی خدشات کو دور کرنے کے لیے ماہرین سے بات چیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

ای ڈی کے خلاف دہلی میں 17 اپوزیشن پارٹیوں کا مارچ

نئی دہلی: 15 رمارچ (عصر حاضر نیوز) آج 17 اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین پارلیمنٹ نے بڑی تعداد میں پارلیمنٹ ہاؤس سے ای ڈی دفتر کے لیے مارچ نکالا لیکن وجئے چوک پر ہی دہلی پولیس نے ان کو دفعہ 144 کا حوالہ دیتے ہوئے روک دیا۔ وجئے چوک پر روکے جانے سے خفا اراکین پارلیمنٹ نے وہیں پر نعرہ بازی شروع کر دی۔ روکے جانے پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا کہ 200 اراکین پارلیمنٹ کو روکنے کے لیے 2000 پولیس والے تعینات کر دیئے گئے۔ ملکارجن کھڑگے کا کہنا ہے کہ وہ سبھی اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ ای ڈی دفتر پہنچ کر ایک میمورینڈم دینا چاہتے تھے لیکن پولیس ان کو آگے نہیں جانے دے رہی ہے اور حکومت ان کو بولنے نہیں دے رہی ہے۔ ساتھ ہی کھڑگے نے کہا کہ "مودی جی ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں جن کی ملکیت کم تھی اور اب مودی جی کے رحم وکرم سے ان کی ملکیت .بہت بڑھ گئی ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ان کو آخر پیسے کون دے رہا ہے؟ اس کی جانچ ہونی چاہیے۔" کانگریس صدر کا یہ بھی کہنا ہے کہ "اڈانی اور مودی کے درمیان موجود رشتے کی جانچ ہونی چاہیے۔ بس اسی کے لیے ہم ای ڈی دفتر جا کر اپنی بات رکھنا چاہ رہے ہیں۔" ای ڈی دفتر کی طرف آگے بڑھ رہے مارچ میں شامل راجیہ سبھا رکن اور آر جے ڈی کے سینئر لیڈر پروفیسر منوج جھا نے کہا کہ "بی جے پی کی یہ حکومت تاناشاہی کی حکومت ہے۔

دہلی میں لوک مت پارلیمانی نیشنل کانفرنس ایوارڈز 2022 کے چوتھے ایڈیشن کا اہتمام

دہلی: 15 رمارچ (ذرائع) لوک مت میڈیا نے ایک بار پھر دارالحکومت دہلی نے حکومت تلنگانہ کے تعاون سے لوک مت پارلیمانی نیشنل کانفرنس ایوارڈ 2022 کے چوتھے ایڈیشن کی میزبانی کی۔ ایوارڈز کا مقصد پارلیمنٹیرینز کے غیر معمولی کاموں اور ملک کی ترقی میں ان کی اہم شراکت کا اعتراف کرنا ہے۔ یہ ایوارڈ ہر سال آٹھ مختلف زمروں (لوک سبھا اور راجیہ سبھا سے ہر چار) میں پارلیمنٹ کے اراکین کو پارلیمانی جمہوریت میں ان کی شاندار شراکت کے لیے دیا جاتا ہے۔ انڈین نیشنل کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے اور راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور لوک سبھا کے ممبر پارلیمنٹ بھرتری ہری مہتاب کو لائف ٹائم اچیومنٹ لوک مت سنسد ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ سال 2022 کے لیے بہترین پارلیمنٹیرین کا ایوارڈ شری ڈیرک او برائن، ممبر پارلیمنٹ، راجیہ سبھا اور اسدالدین اویسی، ممبر پارلیمنٹ، لوک سبھا کو دیا گیا۔ وندنا چوان، ممبر پارلیمنٹ، راجیہ سبھا اور لاکٹ چٹرجی، ممبر پارلیمنٹ، لوک سبھا۔ پروفیسر منوج کمار جھا، ممبر پارلیمنٹ، راجیہ سبھا اور تیجسوی سوریا، ممبر پارلیمنٹ، لوک سبھا کو سال 2022 کے لیے بہترین ڈیبیوٹینٹ پارلیمنٹیرین ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔

دہلی فسادات معاملہ: 9 مسلمان عدالت میں مجرم قرار

نئی دہلی: 15 مارچ (عصر حاضر نیوز) دہلی کی کڑکڑڈوما عدالت نے 2020 کے دہلی فسادات کیس میں نو لوگوں کو مجرم قرار دیا ہے۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ ملزمین ایک بے قابو ہجوم کا حصہ تھے، جس کا مقصد مخصوص طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کی املاک کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانا تھا۔ یہ معاملہ گوکل پوری علاقے میں فسادات، آتش زنی اور توڑ پھوڑ سے متعلق ہے۔ اگلی سماعت 29 مارچ کو ہوگی۔

ایڈیشنل سیشن جج (اے ایس جے) پلستیہ پرماچل نے محمد شاہنواز عرف شانو، محمد شعیب عرف چٹوا، شاہ رخ، راشد عرف راجہ، آزاد، اشرف علی، پرویز، محمد فیصل کو قصوروار قرار دیا۔ راشد عرف مونو کے خلاف ہنگامہ آرائی، چوری، آتش زنی، ہنگامہ آرائی، آتش زنی سے املاک کو تباہ کرنے اور غیر قانونی اجتماع سے متعلق دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ عدالت نے ملزمین کو سیکشن 147/ 148/ 380/ 427/ 436 کے تحت آئی پی سی کی دفعہ 188 کے تحت قابل سزا جرم قرار دیا ہے۔ جج نے کہا کہ میں اس کیس میں شواہد کے جائزے اور مزید دلائل کی بنیاد پر ملزمان کے خلاف استغاثہ کے ورژن سے قائل ہوں۔ ملزمین ایک بے قابو ہجوم کا حصہ تھے، جو فرقہ وارانہ جذبات سے لبریز تھا اور اس کا مقصد مخصوص طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کی املاک کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانا تھا۔ اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر ڈی کے بھاٹیہ نے دہلی پولیس کی طرف دلائل پیش کیے۔ واضح رہے کہ 29 فروری 2020 کو ریکھا شرما کی تحریری شکایت پر گوکل پوری پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی۔ شکایت کنندہ نے الزام لگایا تھا کہ 24 فروری 2020 کو دوپہر 1 سے 2 بجے کے قریب جب وہ دہلی کے شیو وہار تیراہا روڈ کے چمن پارک میں واقع اپنے گھر پر موجود تھی، تو اس کی گلی میں پتھراؤ کیا گیا۔ گلی میں ایک ہجوم تھا جو اس کے گھر کا گیٹ توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس دوران انہوں نے اپنے شوہر کو بلایا جو ڈیوٹی پر تھے۔ شوہر گھر واپس آیا اور انہیں محفوظ مقام پر لے گیا۔ الزام ہے کہ 24-25 فروری کی درمیانی شب ہجوم نے گھر کا پچھلا گیٹ توڑا اور سامان لوٹ لیا۔ مکان کو بھی نقصان پہنچا اور اوپر کی منزل کے کمرے میں آگ لگ گئی۔ مزید تفتیش کے دوران سی سی ٹی وی کیمروں، سوشل میڈیا پر وائرل فوٹیج اور عوامی گواہوں کی مدد سے جرم میں ملوث دیگر افراد کی شناخت کی کوشش کی جا رہی ہے۔

آئینۂ دکن

فرمانِ الٰہی

پھر آدم نے اپنے پروردگار سے (توبہ کے) کچھ الفاظ سیکھ لیے (جن کے ذریعے انہوں نے توبہ مانگی) چنانچہ اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی بیشک وہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔ (سورۃ البقرہ: ۳۷)

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن واطراف

بہ تاریخ: 23 رشعبان المعظم 1444ھ
بہ مطابق 16 رمارچ 2023ء بروزِ جمعرات

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:24	12:35	4:44	6:32	7:39
انتہا	6:18	4:43	6:31	7:38	5:01

اشراق	6:38	زوال	12:26
ختم سحر	5:12	افطار	6:32

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے کہ مال زکوٰۃ جب دوسرے مال میں مخلوط ہوگا تو ضرور اس کو تباہ کردے گا۔ (مسند شافعی، تاریخ کبیر، بخاری، مسند حمیدی)

مدارس اسلامیہ، علوم دینیہ اور تعلیمات نبویہ کی حفاظت واشاعت کے اہم ترین مراکز

ادارہ اشرف العلوم ومدارس سبیل الفلاح کے مشترکہ سالانہ جلسہ تکمیل حفظ قرآن مجید واختتام درس بخاری کا کامیاب انعقاد علماء کرام کے فکرانگیز خطابات

حیدرآباد: 15 رمارچ (پریس نوٹ) مدارس دینیہ کا نصاب تین قسم کے علوم ہے تفسیر، حدیث اور فقہ ان تین کے معاون مزید تین علوم ہے اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہان خیالات کا اظہار ریاست کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد عبدالقوی صاحب دامت برکاتہم شیخ الحدیث وناظم ادارہ اشرف العلوم ٹرسٹ نے شہر کے دو مشہور ومعرف دینی تعلیمی درسگاہیں ادارہ اشرف العلوم ٹرسٹ ومدارس سبیل الفلاح ٹرسٹ کے سالانہ جلسہ وتکمیل حفظ قرآن مجید واختتام درس وبخاری شریف سے خطاب کرتے ہوئے کیا، مولانا نے اپنے مئوثر درس بخاری میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہی وہ علوم عالیہ ہے جس کی حفاظت اور ترویج کے لئے مدارس اسلامیہ کا قیام عمل میں آیا ہے حدیث کی بہت ساری کتب میں سے مدارس میں صحاح ستہ موطین وغیرہ کا معروف نصاب پڑھایا جاتا ہے، مولانا نے کہا کہ بخاری شریف کو تین اعتبارات سے اہمیت حاصل ہے ایک تو یہ یہ مختصر ہے امام بخاری نے ترجمۃ الباب کے ثبوت کی جتنی حدیثوں کی ضرورت تھی اتنی ہی ذکر پر اکتفا کیا ہے، دوسرے یہ کہ جامع تقریبا پورے ہی دین کا احاطہ ہے تیسرے یہ کہ اعلیٰ درجہ کی صحیح روایات کا انتخاب ہے، امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنے اساتذہ کی خواہش پر یہ کتاب اپنے ذہن میں محفوظ ایک لاکھ احادیث سے انتخاب کرکے تالیف فرمائی تھی، مولانا نے اپنے سلسلہ درس میں طلباء وعلماء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان حدیثوں کو جمع کرنے کے لئے امام بخاری نے کوفہ، بصرہ، دمشق، عراق، شام، حجاز کے مسلسل اسفار فرمائے، کتاب کا اغاز حرم مکی سے کیا، عناوین وتراجم حرم مدینہ میں قائم فرمائے، امام نے کتاب کی ابتداء انما الاعمال بالنیات سے اور انتہاء سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم سے فرما کر ہر کار خیر کو نیتوں کی درستگی اور خالصتاً اللہ کی رضاء کو مقصور بنا کر کرنے کی طرف توجہ دالائی اور اپنے اس عظیم کارنامہ کو اپنا کمال نہیں سمجھا بلکہ اس پر اللہ کی تعریف بجالائی اور دوسروں کو بھی یہی پیغام دیا، گویا کہ ابتداء اور انتہاء کی حدیثوں میں دین کے خلاصہ کو پیش کردیا کہ دنیا میں آنے کا مقصد اللہ کی رضاء کا حصول ہے، مولانا نے اپنے خطاب کے اخیر میں کہا کہ بخاری شریف کی آخری حدیث میں وزن اعمال کا تذکرہ ہے اگر انسان اس کو ہمیشہ مستحضر رکھے تو ساری زندگی اخلاص نیت کے ساتھ گزارنا اسان ہو جائیگا۔ اس عظیم الشان تاریخی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے ہم سب کے مخدوم ومربی صدر اجلاس عارف باللہ حضرت مولانا شاہ جمال الرحمن صاحب مفتاحی دامت برکاتہم نے نو فارغ علماء کو قیمتی نصیحتیں کرتے ہوئے فرمایا کہ فضیلت کی سند حاصل کرنے کے بعد طلباء پوچھتے ہیں کہ اب کیا کریں؟ میں کہتا ہوں کہ کرنے کا تو اب شروع ہوا ہے، سیکھنے کی اب ابتداء ہے، مبارک زندگیوں کو اللہ کے دین کی خدمت کے لئے فارغ کردیں۔ 200 سال سے اہل اسلام کو اسلام سے ہٹانے کے لئے مستشرقین کو کامیابی نہ ملنے کا راز بوریہ نشین علماء ہیں حضرت والا نے فارغ ہونے والے علماء سے خطاب کرتے ہو کہا کہ اللہ نے جو بھی دین کی خدمت اپنی توفیق سے لے لیں اس کو ظاہر کرنے کی فکروں میں نہ رہیں اللہ کی توفیق سمجھ کر اس کا شکر بجالائے، اپنے خطاب کے اخر میں حضرت والا نے بخاری شریف کی آخری حدیث میں واقع ان دو کلمات کی نہایت جامع اور مختصر اتشریح یوں فرمائی کہ سبحان اللہ، مخلوقات کی حقیقتوں کو بتانے والا ائینہ ہے۔ الحمد اللہ، حق تعالیٰ کا بقدر امکان تعارف کا ائینہ ہے، حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب بانعیم مدظلہ نائب ناظم مجلس علمیہ نے نو فارغ حافظ کرام کو نصیحتیں کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کا کلام اپنے سینے میں محفوظ کرلینے سے زیادہ مشکل کام یہ ہے کہ حافظ قرآن اپنے حفظ کو مرتے دم تک یاد اور پختہ رکھیں مولانا مصدق القاسمی صاحب مدظلہ ناظم دعوہ اکیڈیمی نے اس موقعہ پر خطاب کیا۔ اس عظیم الشان پروگرام میں دونوں مدرسوں سے فارغ ہونے والے 80/ حفاظ کرام 40/ علماء کرام 15/ مفتیان کرام اور 7/ تخصص فی السانین کے فارغین کو اسنادات اور دیگر انعامات سے نوازا گیا بالخصوص دونوں مدرسوں کے وہ دس خوش نصیب حفاظ کرام جنہوں نے ایک ہی نشست میں اپنے اساتذہ کو مکمل قرآن مجید سنایا تھا ان کو ادارہ اور اس کے معاونین کی طرف سے سیکل بطور انعام دی گئی۔ اس پروگرام کی پہلی نشست صبح دس بجے تا نماز ظہر بہ عنوان ''اختتام درس بخاری'' کی تھی جس کی صدارت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ جمال الرحمن صاحب مفتاحی دامت برکاتہم امیر ملت اسلامیہ نے فرمائی جب کہ دوسری نشست بعد نماز عصر تا رآت دس بجے بہ عنوان ''تکمیل حفظ قرآن مجید'' کی تھی جس کی صدارت حضرت الحاج حافظ پیر شبیر احمد صاحب مدظلہ صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا نے فرمائی۔ ان دونوں پروگراموں کی نگرانی ادارہ اشرف العلوم کے معتمد عمومی حضرت محترم جناب شاہ قادر معین الدین صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی اور دونوں نشستوں میں نظامت کے فرائض مفتی عبدالملک انس قاسمی نائب ناظم تعلیمات ادارہ اشرف العلوم نے انجام دیئے اس موقعہ پر حافظ محمد عبدالولی صاحب نائب ناظم ادارہ اشرف العلوم مفتی عبدالرحمن محمد میاں قاسمی نائب ناظم مدارس سبیل الفلاح حافظ عبدالمحصی کلیم مولانا اشرف علی جناب ماجد شریف کے علاوہ وتمام اراکین ٹرسٹ اساتذہ اور متعلقین ومحبین مدرسہ نے انتظامات میں حصہ لیا اور پروگرام کو کامیاب بنانے میں اپنی کوشش فرمائی۔ دونوں مدرسوں سے تعلق رکھنے والے تقریبا 6000 چھ ہزار سے زائد مرد وخواتین اس پروگرام میں شریک رہے، ادارہ کے معاونین کی جانب سے دونوں وقت تمام حاظرین کے لئے طعام کا بھی نظم کیا گیا تھا۔

مدرسہ عربیہ اشرف العلوم کریم نگر کا جلسۂ دستار بندی

فقیہ العصر مفتی سید سلمان منصور پوری کا ہوگا خصوصی خطاب

کریم نگر: 15 رمارچ (پریس نوٹ) مفتی محمد یونس القاسمی ناظم مدرسہ عربیہ اشرف العلوم کریم نگر کی اطلاع کے مطابق مدرسہ عربیہ اشرف العلوم کریم نگر کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ دستار بندی حفاظ کرام واستقبال رمضان المبارک بتاریخ 16 مارچ بروز جمعرات بعد نماز عشاء این این گارڈن اشوک نگر میں ان شاءاللہ منعقد ہوگا۔ ریاست کے ممتاز عالم دین حضرت مفتی محمد تجمل حسین صاحب قاسمی (استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم حیدرآباد) جلسہ کی صدارت فرمائیں گے۔ مہمان خصوصی ملک کے ممتاز عالم دین، محدث جلیل، فقیہ العصر حضرت مفتی سید سلمان صاحب منصور پوری مدظلہ (نائب امیر الہند، ناظم عمومی دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند، استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم دیوبند) شرکت فرما کر ایمان افروز خطاب سے مستفید فرمائیں گے۔ نیز مفتی محمد عامر حنیف صاحب قاسمی (ناظم دارالعلوم سعیدیہ حیدرآباد) مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی (ناظم محکمہ شرعیہ حیدرآباد) حافظ پیر خلیق احمد صابر صاحب (جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا) بھی شرکت فرمائیں گے۔ خواتین کے لیے پردہ کا نظم رہے گا۔ عامۃ المسلمین اور برادران اسلام سے پرخلوص گذارش کی جاتی ہے کہ اس عظیم جلسہ تکمیل حفظ قرآن میں کثیر تعداد میں شریک ہوکر مستفید ہوں۔ تفصیلات کے لیے 9885493702 پر ربط فرمائیں۔

مدرسہ مصباح الہدیٰ مسجد نور کاماریڈی میں جلسہ تقسیم انعامات وتہنیتی تقریب، عامۃ المسلمین سے شرکت کی اپیل

کاماریڈی: 15 رمارچ (پریس نوٹ) محمد عبدالواحد حلیمی معاون ناظم مدرسہ ہذا کی اطلاع کے مطابق خادم ملت حضرت حافظ محمد فہیم الدین صاحب منیری حفظہ اللہ ناظم مدرسہ ھذا کی صدارت میں بتاریخ 16/ مارچ 2023ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر منعقد ہوگا جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے محترم حافظ محمد عبدالرحمن حلیمی صاحب زید مجدہ ناظم ادارہ منیر الاسلام ٹرسٹ حیدرآباد شرکت فرمائیں گے، اس موقع پر حافظ خواجہ یاسین معلم مدرسہ ھذا نے کہا کہ مدرسہ مصباح الہدیٰ مسجد نور اندرا نگر کالونی کاماریڈی کا ایک بافیض دینی تعلیمی وتربیتی روحانی درسگاہ ہے، جو محبوب العلماء والصلحاء حضرت مولانا الشاہ منیر احمد صاحب ممبئی دامت برکاتہم (خلیفہ حضرت مولانا شاہ عبدالحلیم صاحب جونپوریؒ) کی سرپرستی میں اپنا تعلیمی وتربیتی سفر جاری رکھا ہوا ہے، نیز تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ ہر سال مدرسہ کے سالانہ وششماہی امتحانات حیدرآباد کے لیے جید حفاظ کرام بطور ممتحن تشریف لاکر تفصیلی تعلیمی جائزہ لیتے ہیں، بعد امتحان طلباء کرام کی ہمت افزائی کے لئے جلسہ تقسیم انعامات وتہنیتی تقریب کا انعقاد عمل میں لایا جائے گا۔ اس موقع سے حافظ مجاہد منہاجی، حافظ عدنان ذاکر حسینی منتظمین واساتذہ مدرسہ ھذا ودیگر نے مدرسہ کے معاونین ومحبین سے شرکت کی پرخلوص گذارش کی ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے رابطہ کریں 9032187864_9949745451

جمعیۃ الحفاظ کریم نگر کا ماہانہ اجلاس، رمضان راشن کی تقسیم

کریم نگر: 15 رمارچ (محمد عبدالحمید) جمعیۃ الحفاظ کریم نگر کی زیر اہتمام 14 مارچ بروز منگل حافظ احمد منقبت شاہ خان صدر قاضی وصدر جمعیۃ الحفاظ کی صدارت میں ماہانہ اجلاس منعقد ہوا، اجلاس کا آغاز قرات کلام پاک سے ہوا، بعد ازاں حافظ ضیاءاللہ خان صاحب نائب صدر جمعیۃ الحفاظ نے کہا کہ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے، رمضان المبارک کا مہینہ کئی اعتبار سے غیر معمولی اہمیت اور فضیلت کا حامل ایک تو اس مہینے کے تمام روزے رکھنا فرض ہے دوسری اہم بات یہ ہے کہ یہ مہینہ ایثار وہمدردی اور ایک دوسرے کی غمخواری کا مہینہ ہے۔ حافظ احمد منقبت شاہ خان صدر قاضی وصدر جمعیۃ الحفاظ نے کہا کہ جمعیۃ الحفاظ سال پر انسانیت کی بنیاد پر خدمت خلق کا فریضہ انجام دیتی ہے، خصوصا رمضان کے مہینے میں اس کی خدمات کا دائرہ کافی وسیع ہوجاتا ہے، مستحق افراد میں رمضان راشن کے نام سے خورد ونوش کی ضروری اشیاء کو تقسیم کیا جاتا ہے، معیاری اور اعلی کوالٹی کی چیزوں کو استعمال کیا جاتا ہے، تاکہ رمضان المبارک کے موقع پر کسی کے گھر فاقہ نہ ہو۔ ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نے کہا کہ رمضان المبارک خدمت خلق کا بہترین سیزن ہے اس ماہ میں جہاں تک ہوسکے انسانیت کی خدمت کا کام انجام دینے کی فکر کریں۔ اس موقع پر احمد الجعید ی، حافظ سید رضوان فلاحی، مفتی شاداب تقی قاسمی نے بھی اجلاس سے خطاب کیا۔ واضح رہے کہ اس اجلاس میں 60 سے زائد دیہاتوں کے معلمین کے درمیان تنخواہوں اور رمضان راشن کی تقسیم عمل میں آئی۔ حافظ محمد وسیم الدین معتمد جمعیۃ الحفاظ نے اجلاس کی کاروائی چلائی اور جملہ معاونین کا شکریہ ادا کیا۔

اڈانی معاملے میں مرکز کی سرد مہری پر تلنگانہ کانگریس کا چلو راج بھون مارچ

خیرت آباد چوراہے پر کشیدگی، ملوروی، انجن کمار سمیت متعدد قائدین گرفتار، مودی اڈانی کو تحفظ دینے کی کوشش کر رہے ہیں: بھٹی وکرمارکا

حیدرآباد: 15 / مارچ (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد میں کانگریس قائدین اور سینکڑوں کارکنوں کو بدھ کے روز اس وقت حراست میں لے لیا گیا جب انہوں نے اڈانی گروپ اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے درمیان تعلقات کو "بے نقاب" کرنے کے لیے راج بھون کی طرف مارچ کر رہے تھے۔ خیرت آباد کے مصروف چوراہے پر اس وقت کشیدگی پھیل گئی جب کہ پولیس نے کانگریس کی ریلی کو روک دیا جو تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی (ٹی پی سی سی) کے دفتر گاندھی بھون سے نکل کر گورنر کی سرکاری رہائش گاہ راج بھون کی طرف جا رہی تھی۔ پولیس نے مظاہرین کو روکنے کے لیے پہلے رکاوٹیں کھڑی کر دی تھیں۔ پولس افسران اور کانگریس قائدین کے درمیان گرما گرم بحث ہوئی جنہوں نے پولیس کی کارروائی پر اعتراض کیا۔ جب مظاہرین نے رکاوٹوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو پولیس نے انہیں روکنے کے لیے طاقت کا استعمال کیا اور انہیں حراست میں لے لیا۔ حراست میں لیے گئے افراد میں کانگریس لیجسلیچر پارٹی (سی ایل پی) کے لیڈر مالو بھٹی وکرمارکا، سینئر لیڈر مالو روی، ٹی پی سی سی کے ورکنگ صدر انجن کمار یادو، پارٹی کے خواتین، نوجوانوں اور طلبہ ونگ کے لیڈران شامل تھے۔ کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی اور صنعت کار گوتم اڈانی کے درمیان تعلقات کو "بے نقاب" کرنے کے لیے چلو راج بھون کا مطالبہ کیا تھا۔ مظاہرین نے پارٹی کے جھنڈے اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر 'ایل آئی سی کو بچاؤ' لکھا ہوا تھا، مرکز میں بی جے پی کی قیادت والی حکومت کی "عوام دشمن" پالیسیوں کے خلاف نعرے بھی لگائے گئے۔ خیریت آباد چوراہے پر مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے وکرمارکا نے الزام لگایا کہ "وزیر اعظم اڈانی کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں جو اربوں روپے کے گھوٹالوں میں ملوث ہے"۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی آئینی اداروں، پبلک سیکٹر کمپنیوں اور لوگوں کی زندگیوں کو تب تک تباہ کرتی رہے گی جب تک کہ اسے اقتدار سے باہر نہیں کیا جاتا۔ کانگریس لیڈر نے الزام لگایا کہ "اڈانی گھوٹالے" کی تحقیقات کے لیے ایک مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کے قیام کے اپوزیشن کے مطالبے کو مسترد کرتے ہوئے، وزیر اعظم اڈانی کو "تحفظ" دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، "وہ (مودی) ان لوگوں کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں جو ملک کی دولت لوٹ رہے ہیں جب کہ ہم عوامی اثاثوں کے تحفظ کے لیے کوشاں ہیں۔

بھارتیہ جنتا یووا مورچہ کے صدر سمیت ساتھ کارکن گرفتار، عدالت میں پیش

حیدرآباد: 15 / مارچ (عصر حاضر نیوز) بھارتیہ جنتا یووا مورچہ (بی جے وائی ایم) کے سات کارکنوں کو بیگم بازار پولیس نے منگل کو امتحان کا سوالیہ پرچہ لیک ہونے کا معاملہ میں اے ای (سول) کے خلاف احتجاج کے دوران تلنگانہ اسٹیٹ پبلک سروس کمیشن میں مبینہ طور پر تجاوزات، شرانگیزی، سرکاری ملازمین کو اپنے فرائض انجام دینے سے روکنے اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے کے الزام میں گرفتار کیا۔ بی جے وائی ایم کے کارکنوں نے منگل کی سہ پہر ٹی ایس پی ایس سی میں احتجاجی مظاہرہ کیا اور ٹیسٹ پیپر لیک ہونے کے معاملے کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ ریاستی بی جے وائی ایم صدر بھانو پرکاش سمیت چھ دیگر کو پولیس نے حراست میں لے لیا۔ ان کے خلاف بیگم بازار تھانے میں مقدمہ درج کیا گیا۔ تمام کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کر کے عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا۔

تلنگانہ میں انٹرمیڈیٹ امتحانات کا آغاز، بورڈ کی جانب سے وسیع تر انتظامات

حیدرآباد 15 مارچ (یو این آئی) تلنگانہ بھر میں انٹرمیڈیٹ سال اول کے امتحانات کا آغاز ہوگیا ہے۔ طلباء کو صبح 8 بجے سے امتحانی مراکز میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔ لمحہ آخر میں کئی طلبہ بھاگتے ہوئے امتحانی مراکز پہنچے۔ عہدیداروں نے صبح 9 بجے کے بعد امتحانی مراکز میں آنے والے طلبہ کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی۔ زبان دوم کا پہلا پرچہ پارٹ ٹو امتحان جس کا آغاز 9 بجے ہوا، 12 بجے دوپہر اختتام ہوا۔ ریاست بھر میں انٹرمیڈیٹ بورڈ نے 26,333 نگران کاروں، 75 فلائنگ اسکواڈس اور 200 سٹنگ اسکواڈس کے ساتھ 1473 مراکز بنائے تھے۔ 9.47 لاکھ طلباء امتحانات تحریر کر رہے ہیں جن کیلئے بورڈ کی جانب سے وسیع تر انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس مرتبہ زیادہ تر انگریزی میڈیم طلباء یہ امتحانات تحریر کر رہے ہیں۔ 9.47 لاکھ طلباء میں سے 8.40 لاکھ طلباء انگریزی میڈیم کے ہیں۔ سال اول کے 4 لاکھ 32 ہزار طلبا اور سال دوم کے 4.09 لاکھ طلبا ہیں۔ تلگو میڈیم سال اول کے طلبہ کی تعداد 45,376 ہے جبکہ تلگو میڈیم سال دوم کے طلبہ کی تعداد 50,673 ہے۔ اردو میڈیم میں سال اول کے 4,544 اور سال دوم کے 4,667 امتحان تحریر کر رہے ہیں۔ مراٹھی میں 178، ہندی میں 70 اور 18 طلبہ کنڑی میں امتحان تحریر کر رہے ہیں۔

گوگل میپ کی غلط رہنمائی، طالب علم امتحان میں شرکت نہیں کر سکا

کھمم: 15 / مارچ (عصر حاضر نیوز) انٹر کے ایک طالب علم کو کھمم میں ایک نئے تجربے کا شکار ہوگیا۔ انٹرمیڈیت کے امتحان میں شرکت کے لیے گوگل میپس ایپ کی مدد سے سنٹر پر پہنچنے کی کوشش کرنے والا یہ طالبِ علم غلط سنٹر پر پہنچ گیا اور بدھ کو انٹرمیڈیٹ کے پہلے امتحان میں شرکت کرنے میں ناکام ہوگیا۔ تفصیلات کے مطابق انٹرمیڈیٹ کا طالب علم ونے گوگل میپس کے ساتھ امتحانی مرکز کے لیے روانہ ہوا۔ لیکن گوگل میپس نے اس کو دوسرے سنٹر پر پہنچا دیا جس سے اس کو اپنے اصل سنٹر تک پہنچنے میں تاخیر ہوگئی۔ نتیجے میں حکام نے طالب علم کو امتحان لکھنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ سنٹر پر اسے صاف طور پر انکار کر دینے کے بعد طالبِ علم کچھ بھی کرنے سے قاصر تھا اور شدید تکلیف اور مایوسی میں اسے واپس لوٹنا پڑا۔

تلنگانہ کے کئی مقامات پر آئی ٹی کے چھاپے

حیدرآباد 15 مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے مختلف مقامات پر ایک مرتبہ پھر آئی ٹی کی ٹیموں نے چھاپے مارے۔ حیدرآباد کے بشمول ریاست کے 40 مقامات پر ایک ساتھ یہ تلاشی مہم چلائی گئی۔ بالاوکاس فاونڈیشن، کرسچن سوسائٹی کے دفاتر کی تلاشی لی گئی۔ اضلاع میدک، ورنگل میں بعض علاقوں سمیت حیدرآباد کے الوال بولارم، کیسرا، جیڈی مٹلہ، پٹن چیرو، تارناکہ، کوکٹ پلی علاقوں میں یہ کارروائی کی جارہی ہے۔ آئی ٹی عہدیداروں کی 20 ٹیموں نے ان چھاپوں میں حصہ لیا۔ ان اداروں پر ٹیکس چوری کا شبہ ہے۔

شراب گھوٹالہ۔ ای ڈی تفتیش پر عبوری روک لگانے کویتا کی درخواست پر سپریم کورٹ کا انکار

حیدرآباد 15 مارچ (عصر حاضر نیوز) دہلی شراب گھوٹالے میں بدعنوانی کے الزامات کا سامنا کرنے والی بی آر ایس کی رکن قانون ساز کونسل کے کویتا کو سپریم کورٹ سے دھکہ لگا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے انہیں کسی بھی قسم کی راحت دینے سے انکار کر دیا تاہم عدالت نے 24 مارچ کو ان کی عرضی کی سماعت سے اتفاق کیا ہے۔ کویتا نے ان کو ای ڈی کے سمن کو چیلنج کرتے ہوئے یہ عرضی داخل کی تھی۔ عدالت نے اس معاملہ کی جانچ کو روکنے سے انکار کر دیا۔ کویتا کو 16 مارچ کو ای ڈی حکام کے سامنے پیش ہونا ہے۔ شراب گھوٹالے میں ای ڈی کے عہدیدار 11 مارچ کو کویتا سے 9 گھنٹے تک پوچھ گچھ کر چکے ہیں۔ 16 مارچ کو ایک بار پھر پوچھ گچھ کیلئے حاضر ہونے کی ان کو ہدایت دی گئی ہے۔

حیدرآباد میں امبیڈکر کے 125 فیٹ اونچے مجسمہ کے کام جلد مکمل کرنے کی ہدایت: وزیر بہبود کے ایشور

حیدرآباد 15 مارچ (نامہ نگار) تلنگانہ کے وزیر بہبود کے ایشور نے حیدرآباد میں حسین ساگر کے قریب زیر تعمیر دستور ہند کے معمار ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے 125 فیٹ اونچے مجسمہ کے تعمیراتی کام کا معائنہ کیا اور ان کاموں کی 5 اپریل تک تکمیل کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ حسین ساگر کے قریب اونچا مجسمہ نصب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آنے والی نسلیں امبیڈکر کی امنگوں اور نظریات کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اعلان کیا گیا ہے کہ امبیڈکر جینتی کے موقع پر 14 اپریل کو اس مجسمہ کی نقاب کشائی کی جائے گی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ اس تقریب میں ملک کی کئی ممتاز شخصیات شرکت کریں گی۔ اس لئے متعلقہ عہدیداروں اور عملہ کو 5 اپریل سے پہلے تعمیراتی کام مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ کام کرنے والی ایجنسیوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ کاموں میں کسی تاخیر کے بغیر تیزی سے مقررہ تاریخ کے اندر کام مکمل کریں۔ مجسمہ، لینڈ سکیپ ایریا، راک گارڈن، سینڈ اسٹون کے کام، واٹر فاؤنٹین، پارکنگ ایریا، مین انٹرنس گرینائٹ فرش، ایڈوانس آڈیو، ویڈیو روم وغیرہ کو ایک پلان کے مطابق مکمل کیا جارہا ہے۔ انہوں نے ان کاموں کے لیے افرادی قوت میں اضافہ کرنے کی تجویز پیش کی۔

وزیر اعلی کے چندر شیکھر راؤ 26 مارچ کو مہاراشٹر کے کندھر لوہا میں بی آر ایس کے عوامی جلسہ سے خطاب کریں گے

حیدرآباد: 15 / مارچ (عصر حاضر نیوز) بی آر ایس کے صدر اور چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ 26 مارچ کو مہاراشٹر کے کندھر لوہا علاقے میں ایک اور بڑے جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔ توقع کی جارہی ہے کہ مختلف سیاسی جماعتوں کے سینئر قائدین کی ایک بڑی تعداد جو بی آر ایس کے ایجنڈے اور چندر شیکھر راؤ کے نظریہ سے اتفاق رکھتے ہیں وہ اس موقع پر بی آر ایس میں شامل ہوں گے۔ سابق ایم ایل اے اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کسان سیل کے صدر شنکر انا دھونڈ گے، سابق ایم ایل اے ناگناتھ گیسواڑہ، مہاراشٹرا این سی پی یوتھ سکریٹری شیوراج ڈھونگڈے، این سی پی ناندیڑ کے ضلع صدر دتا پوار، ناندیڑ سٹی صدر شیو داس دھرما پورکر، این سی پی کے ترجمان سنیل پاٹل اور این سی پی اور دیگر سیاسی جماعتوں کے کئی رہنما منگل کو حیدرآباد میں چندر شیکھر راؤ سے ملاقات کی۔ آرمور کے ایم ایل اے اور ناندیڑ انچارج اے جیون ریڈی ان کے ساتھ تھے۔

وزیر آئی ٹی کے ٹی آر کے ہاتھوں نظام ساگر برج کا افتتاح

کاماریڈی: 15 / مارچ (عصر حاضر نیوز) ریاستی آئی ٹی اور صنعت کے وزیر کے ٹی آر کے ہاتھوں نظام ساگر برج کا افتتاح عمل میں آیا۔ نظام ساگر پٹلم سڑک پر منجیرا ندی پر پل 25 کروڑ کی لاگت سے تعمیر کیا گیا۔ اس پل کے افتتاح پر مقامی عوام میں خوشی کا ماحول دیکھا گیا۔ اس پل پر سواریوں کے آغاز سے ریاست تلنگانہ اور کرناٹک کے درمیان ٹریفک ہموار ہو جائے گی۔ اسپیکر پوچارم سرینواس ریڈی، وزیر ویمولا پرشانت ریڈی، ضلع پریشد کے چیرمین سوبھا راجو، جوکل کے ایم ایل اے ہنمنتھ شندے، آرمور ایم ایل اے جیون ریڈی، ایم پی بی بی پاٹل، ایم ایل سی راجیشور اور دیگر کئی لوگوں نے وزیر کے ٹی آر کا خیر مقدم کیا جو کامریڈی ضلع کا دورہ پر آئے ہوئے تھے۔

کرپشن کے نام پر ملک بھر میں ای ڈی کے چھاپے اور گرفتاریاں

کہا جاتا ہے کہ جن کے گھر شیشے کے ہوتے ہیں وہ دوسروں کے گھروں پر پتھر نہیں پھینکا کرتے۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی ایسی حرکت کرتا ہے تو اس کی دو وجہ ہو سکتی ہے۔ پہلا یہ کہ یا تو وہ شخص پاگل ہو چکا ہے یا پھر وہ چاہتا ہے کہ اس کے گھر پر بھی پتھر پھینکا جائے۔ لیکن اگر پتھر پھینکنے والا برسرِ اقتدار بھی ہو تو یہ اس کی بوکھلاہٹ کہلائے گی جس میں وہ اپنا نفع و نقصان بھول چکا ہے۔ دہلی سے لے کر پٹنہ تک اور حیدرآباد سے لے کر کولہاپور تک بدعنوانی کے نام پر اپوزیشن لیڈران کے خلاف کارروائیاں یہ بتانے کے لیے کافی ہیں کہ یا تو اقتدار کے نشے میں بی جے پی اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھی ہے یا وہ چاہتی ہے کہ تمام اپوزیشن پارٹیاں متحد ہو کر اس کا مقابلہ کریں یا پھر وہ بوکھلاہٹ کی شکار ہو چکی ہے۔ تینوں صورتیں اس کے لیے نقصاندہ ہیں لیکن اقتدار کے نشے میں وہ محسوس نہیں کر پا رہی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اپوزیشن پارٹیوں کے خلاف تفتیشی ایجنسیوں کی اس کارروائی پر اب کسی کو حیرت بھی نہیں ہو رہی ہے۔ اس طرح کی کارروائیوں کو اب نہ تو اپوزیشن سنجیدگی سے لے رہی ہے اور نہ ہی عوام۔ اپوزیشن اس لیے نہیں کیونکہ وہ بخوبی سمجھتی ہے کہ یہ ایک سیاسی انتقام ہے جسے وہ بہت جلد سود سمیت واپس کرے گی۔ عوام اس لیے نہیں کہ وہ یہ اچھی طرح جانتی ہے کہ یہ اپوزیشن کو پریشان اور بدنام کرنے کی ایک کوشش ہے۔ کچھ خبریں تو ایسی بھی ہیں کہ ایجنسیوں کے اہلکار بھی اب محض خانہ پری پر ہی اکتفا کر رہے ہیں اور ہدایت کے مطابق مقدمات درج کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی سمجھتے ہیں کہ چھاپے ماری و تفتیش میں چاہے کچھ ہاتھ آئے یا نہ آئے، انہیں کرنا وہی ہے جو اوپر سے کہا جائے گا، تو پھر محنت کرنے کی کیا ضرورت۔ لیکن شیشے کے گھر اور پتھر کی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کسی کو اتنا بھی نہیں ڈرانا چاہیے کہ اس کے اندر سے ڈر ہی نکل جائے۔ کیونکہ جب آدمی کے اندر سے ڈر نکل جاتا ہے تو وہ پہلے سے زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے۔ پھر وہ مہاراشٹر کے ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا کا سنجے راؤت بن جاتا ہے جو جیل سے چھوٹنے کے بعد بھی مرکزی و ریاستی حکومت پر مسلسل بدعنوانی کا الزام لگاتا اور ثبوت و شواہد پیش کرتا رہتا ہے۔ وہ کولہاپور کے این سی پی کا حسن مشرف بن جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے کسی بات کا خوف نہیں ہے۔ وہ رام پور کے سماج وادی پارٹی کا اعظم خان بن جاتا ہے اور مسلسل کارروائیوں کے بعد بھی ڈٹ کا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ جیل میں رہ کر بھی انتخابات میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ وہ بہار کا لالو پرساد یادو بن جاتا ہے جو بیماری کے باوجود بی جے پی و آر ایس ایس سے نظریاتی جنگ جاری رکھنے کا اعلان کرتا ہے۔ اپوزیشن پارٹیوں و لیڈروں کا یہ موقف اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کے اندر سے خوف نکل چکا ہے اور وہ اب پہلے سے زیادہ خطرناک ہو چکے ہیں۔ دراصل بدعنوانی کے خلاف یہ کارروائیاں خود اپنے آپ میں کئی سنگین سوال پیدا کر دیتی ہیں۔ یہ سوالات ظاہر ہے کہ مرکزی حکومت کو ہی گھیرتے ہیں جو اس کی ہی بدعنوانی پر مہر لگا دیتی ہے۔ ورنہ آخر کیا وجہ ہے کہ بی جے پی جن لیڈروں کے خلاف بدعنوانی کے الزامات عائد کرتی ہے، ان کی تفتیش اور گرفتاری کا مطالبہ کرتی ہے اور جب وہ بی جے پی کے ساتھ آجاتے ہیں تو ان کے خلاف تمام الزامات یکلخت بند ہو جاتے ہیں؟ ایسے لیڈروں کی ایک طویل فہرست ہے جن کے خلاف بی جے پی نے بدعنوانی کے الزامات لگائے لیکن جیسے ہی وہ بی جے پی میں شامل ہوئے یا بی جے پی کے اتحادی بنے، دودھ کے دھلے ہو گئے۔ پھر چاہے وہ مہاراشٹر کے نرائن رانے ہوں، آسام کے ہیمنت بسوا سرما ہوں، بنگال کے شوبندو ادھیکاری ہوں یا پھر کرناٹک کے یدی یورپا ہوں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا بدعنوانی صرف اپوزیشن پارٹیوں میں ہی ہیں؟ جبکہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ملک کے سب سے زیادہ بدعنوان اور مجرمانہ ریکارڈ رکھنے والے لیڈر بی جے پی میں ہیں۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ پہلے بدعنوانی نہیں ہوا کرتی تھی، پہلے بھی بدعنوانی تھی اور اب بھی ہے لیکن پہلے کے مقابل اب بدعنوانی کو سرکاری سرپرستی حاصل ہو گئی ہے۔ کیا یہ دلچسپ بات نہیں ہے ہندوستانی کارپوریٹ سیکٹر کی تاریخ کے سب سے بڑے گھوٹالے کے تار خود ہمارے پردھان سیوک سے جڑے ہوئے ہیں؟ اور جب پارلیمنٹ میں اس پر سوال کیا جاتا ہے تو اپنی تقریر میں پردھان سیوک سب کچھ بتاتے ہیں مگر جو سوال کیے جاتے ہیں انہیں کا جواب نہیں دے پاتے؟ کیا کسی نے کہیں سنا ہے کہ کسی ملک کا وزیر اعظم ایک خاص صنعتکار کو اپنے ساتھ لے کر پوری دنیا میں ٹھیکے دلواتا پھرے؟ کیا یہ دلچسپ نہیں ہے کہ ایک وزیر کا بیٹا رشوت کے معاملے میں 8 کروڑ روپئے نقد کے ساتھ پکڑا جاتا ہے اور عدالت سے اس کی ضمانت بھی ہو جاتی ہے اور دوسری طرح کولہاپور میں دو ماہ میں تیسری بار اپوزیشن کے ایک لیڈر کے گھر پر چھاپے ماری کی جاتی ہے؟ کیا یہ ایک مضحکہ خیز صورت حال نہیں ہے کہ کسی کے گھر پر مسلسل چھاپے مارے جائیں، کئی کئی گھنٹوں تک اس سے تفتیش کی جائے، ایک ایجنسی کے ذریعے درج مقدمے میں اگر ضمانت ہو جائے تو دوسری ایجنسی اس میں کود پڑے پھر بھی کارروائیوں کا سلسلہ جاری رہے؟ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کہ طے کر لیا گیا ہو کہ کچھ بھی ہو جائے اپوزیشن کے تمام سرکردہ لیڈروں پر بدعنوانی کا لیبل لگا کر ہی چھوڑا جائے گا۔ لیکن اس سے ہونے والے نقصان کے امکان سے بی جے پی بالکل اسی طرح آنکھیں موندے ہوئے ہے جس طرح کوئی شیشے کے گھر والا کسی دوسرے کے گھر پر پتھر مارتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آنے والے ریاستی اسمبلی و عام انتخابات میں یہ معاملے موضوع بنائے جائیں گے اور پھر بی جے پی کی ایماندارانہ سیاست کی قلعی اترتے دیر نہیں لگے گی۔

مضمون نگار: اعظم شہاب

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

دہلی عالمی کتاب میلہ 2023 پر چند باتیں

محمد علم اللہ، نئی دہلی

تین سال بعد پرگتی میدان میں نئی دہلی ورلڈ بک فیئر کا انعقاد کیا گیا۔ آزادی کے 'امرت مہوتسو' کے موضوع پر یہ میلہ 25 فروری سے 5 مارچ تک جاری رہا۔ پچاس سال پورا کرنے والے اس میلے میں اس مرتبہ فرانس مہمان ملک کے طور پر شریک ہوا۔ نیشنل بک ٹرسٹ (این بی ٹی) کے زیر اہتمام اس میلے میں کئی نئی چیزیں دیکھنے کو ملیں۔ کتاب کے شائقین کے لیے گیت اور ڈرامہ ڈویژن، ساہتیہ کلا پریشد اور دیگر اداروں کے ذریعے پروگرام پیش کیے گئے۔ مصنفین کے زاویہ میں رائٹرز فورم اور لٹریچر فورم کے ساتھ مکالمے، پینل ڈسکشن، ڈومیسٹک پبلشرز اور کتابوں کی اشاعت جیسے پروگرام بھی ہوئے۔ میلے کے مرکز میں کاروبار کے مواقع کو مدنظر رکھا گیا۔ این بی ٹی نے جواں سال مصنفین کو ادبی مباحثہ اور بات چیت کے لیے عالمی اسٹیج فراہم کیا جس میں اردو کی نمائندگی بھی دیکھنے کو ملی۔ این بی ٹی نے میٹرو تک آنے جانے کے لیے سواری کا بھی انتظام کیا تھا۔

دہلی میں عالمی کتاب میلہ (این ڈی ڈبلیو بی ایف) پہلی بار 1972 میں منعقد ہوا تھا جس کا افتتاح اس وقت کے صدر جمہوریہ ہند وی وی گری نے کیا تھا۔ اس کی کامیابی نے ملک کے دیگر حصوں میں کتاب میلوں کو تحریک دی، اسی کے بعد کولکاتا میں پہلا بین الاقوامی کتاب میلہ 1976 میں منعقد ہوا تھا۔ آج یہ دنیا کے سب سے بڑے ادبی پروگراموں میں سے ایک ہے، جس میں 2 ملین سے زیادہ افراد آتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دہلی کا عالمی کتاب میلہ علم و ادب کا جشن تھا اور اس نے کچھ رجحانات اور مسائل پر بھی روشنی ڈالی۔ مثبت باتوں کا ذکر کیا جائے تو اس میلے نے ناشروں کو اپنی تازہ ترین پیشکش کی نمائش اور قارئین سے رابطہ قائم کرنے کے لیے ایک عمدہ پلیٹ فارم مہیا کیا۔ کتاب سے محبت کرنے والوں کے لیے یہ ایک اچھا موقع تھا کہ وہ نو بہ نو، رنگارنگی کو دریافت کریں، نئے مصنفین سے روبرو ہوں اور اپنی پسند کی کتابیں خریدیں۔ یہ میلہ مصنفین کے لیے بھی اپنے قارئین سے قریب ہونے اور مختلف ادبی موضوعات پر بامعنی گفتگو کرنے کا ایک بہترین موقع تھا۔ اس کے ساتھ ہی میلے نے کچھ دیگر رجحانات کو بھی اجاگر کیا یعنی یہ میلہ ادب کے جشن سے زیادہ ایک تجارتی منصوبہ لگتا تھا۔ پڑھنے لکھنے کے رویے کو پروان چڑھانے کے بجائے اداروں کی جانب سے محض کتابیں بیچنے پر توجہ نظر آتی تھی۔ ناشرین نئے مصنفین یا کم معروف اصحاب قلم کو مشتہر کرنے کے بجائے اپنے بہترین فروخت کنندگان کی نمائش اور منافع کمانے میں زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ کرتے پائے گئے۔

میلے میں سیاست اور نظریات کا بڑھتا ہوا اثر و رسوخ ایک اضافی پہلو تھا۔ جہاں سیاسی رہنماؤں کی موجودگی بھی دیکھنے میں آئی اور جگہ جگہ سیاسی شخصیات کے بینر اور ہورڈنگ آویزاں نظر آئے۔ یہ رویہ تشویشناک ہے کیونکہ کتاب میلوں یا ادبی و ثقافتی پروگراموں کو غیر سیاسی سمجھا جاتا ہے، جس کا بنیادی مقصد اور توجہ علم، ادب، ثقافت اور کتابوں کے فروغ پر ہونی چاہیے۔ سیاست اور نظریے کا تعارف میلے کو اس کے اصل مقصد سے ہٹا کر تقسیم اور تعصب کی فضا کو جنم دے سکتا ہے۔

ایک اور اہم مسئلہ مقامی ناشروں کی شرکت کا فقدان تھا۔ اگرچہ یہ میلہ اشاعتی اداروں کے لیے اپنی تازہ ترین پیشکش کی نمائش کا ایک بہترین موقع تھا لیکن مقامی ناشروں کی جانب سے شرکت کی کمی کو دیکھ کر مایوسی ہوئی۔ ان کی غیر موجودگی کا مطلب یہ تھا کہ شائقین کو علاقائی مصنفین اور غیر معروف قلم کاروں کے کاموں کو تلاش کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔

کتاب میلے میں بین الاقوامی ناشروں کی غیر حاضری بھی نمایاں تھی۔ دوسرے لفظوں میں تنوع اور شمولیت کا فقدان تھا جس کی توقع اس طرح کے مہتم بالشان میلے میں نہیں کی جاتی ہے۔

ہندوستان ایک بڑا ملک ہے، جس کے پڑوس میں کئی چھوٹے ممالک ہیں۔ ایسے میں اسے ان سب میں ایک بڑے بھائی کے طور پر کردار نبھانے کی ضرورت ہے تاکہ خطے میں اس کی مسلمہ حیثیت کا اظہار ہو، مگر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ملک کے ارباب حل و عقد کو اس کی قطعاً پروا نہیں، شاید اسی وجہ سے پڑوسی ملکوں کے کتابوں کے اسٹال بھی امسال غائب تھے۔ ہندوستان نے افغانستان اور بنگلہ دیش جیسے ملکوں میں بڑی سرمایہ کاری کی ہے۔ ایسے مواقع پر انہیں بھی شرکت کا موقع دیا جانا چاہیے تھا تاکہ نوجوان نسل ایک دوسرے کی ثقافت سے متعارف ہوتے اور انس و محبت کے ماحول کو تقویت ملتی۔

اس مرتبہ پاکستان کا بھی کوئی اسٹال نظر نہیں آیا، حالانکہ دنیا میں امن و امان کی بحالی کے لیے ایسے مواقع غنیمت تصور کیے جاتے ہیں۔ پاکستان اردو کا گڑھ تصور کیا جاتا ہے اور وہاں جدید موضوعات پر لکھی گئی کتابوں کے تراجم اردو میں بآسانی دستیاب ہوتے ہیں، اگر وہاں کے ناشروں کو موقع دیا جاتا تو ہندوستان میں، جہاں دنیا کے سب سے زیادہ اردو بولنے والے لوگ موجود ہیں، اس سے فائدہ اٹھایا جاتا۔

کتاب میلے میں شائقین کے لیے مناسب جگہ اور سہولت کے مواقع اس طرح نہیں تھے جیسا کہ اس طرح کے بڑے پروگراموں میں ہونا چاہیے تھا۔ بیٹھنے کے انتظامات اور آرام کی مناسب جگہوں کی کمی، موبائل ری چارج اور انٹرنیٹ وغیرہ کی سہولیات نہ ہونا بھی پریشانی کا سبب تھی۔ بہت سے زائرین نے بیٹھنے کی کمی، ناکافی موبائل نیٹ ورک اور خراب ہواداری کی بھی شکایت کی۔ اس کی وجہ سے میلے میں جانا اور سہولیات سے لطف اندوز ہونا مشکل ہو گیا۔ پانی، خوراک اور بیت الخلاء جیسی بنیادی سہولتوں کی کمی نے بھی میلے میں آنے والوں کے لیے طویل وقت گزارنا مشکل بنا دیا تھا۔ فوری طور پر طبی سہولیات کی کمی بھی نوٹ کی گئی، ایسے مواقع پر میڈیکل ایمرجنسی کی صورت میں ڈاکٹر اور کچھ بنیادی دواؤں کا ہونا بھی ضروری ہے۔ ہندوستان ترقی پذیر ممالک کی صف میں بہت آگے ہے۔ اسے اس طرح کی چھوٹی چھوٹی چیزوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ایسے پروگراموں سے اپنی قربت محسوس کریں۔

مجھے دہلی میں منعقد ہونے والے اس میلے میں کم از کم گذشتہ دس سالوں سے شرکت کا موقع ملتا رہا ہے۔ لیکن اس مرتبہ جو رویہ دیکھنے کو ملا اس سے قبل ایسا نہ تھا۔ جگہ جگہ مقتدر پارٹی کے سربراہ کے بڑے بڑے ہورڈنگ اور بینر لگے ہوئے تھے۔ اسی کے ساتھ ایک مخصوص نظریے کو پھیلانے کی دانستہ کوشش بھی صاف نظر آتی تھی۔ حالانکہ اس مرتبہ ایسی بھی خبریں تھیں کہ میلے میں کسی قسم کی مذہبی تبلیغ اور پرچار کی اجازت نہیں ہوگی۔ لیکن کچھ عناصر نے اس کا غلط استعمال کیا اور ادب کے میلے میں بے ادبی کا ماحول بھی دیکھنے کو ملا۔

اس حوالے سے یہ خبر بھی کتاب کے شائقین کے لیے بہرحال تشویش کا باعث تھی کہ ایک خاص فرقے سے تعلق رکھنے والے افراد نے، اپنے سے الگ فکر رکھنے والے مذہبی گروہوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ اس بابت ایک ٹولے کی جانب سے 'جے شری رام' کے نعرے لگاتے ہوئے ایک عیسائی تنظیم کے اسٹال پر توڑ پھوڑ بھی کی گئی، 'ہنومان چالیسا' کا ورد کرنے کے ساتھ ساتھ 'مفت میں بائبل تقسیم بند کرو'، 'عیسائی بنانا بند کرو' جیسے نعرے بھی لگاتے ہوئے فسادیوں کو دیکھا گیا۔ حالانکہ اس کے بالکل برعکس دوسری جانب سے لوگوں کو یوگا کراتے اور خاص کپڑوں میں ملبوس، قشقہ لگائے اور ہاتھوں میں مالا لئے اکثریتی طبقہ کے پجاریوں اور پنڈتوں کو کھلے عام تبلیغ کرتے ہوئے دیکھا گیا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ قانون کی پاسداری محض دوسروں کے لیے ہے اور ایک خاص طبقہ اس سے مبرا ہے۔

ہم کسی بھی قسم کی تفریق کے قائل نہیں ہیں۔ ہمارا آئین ہمیں اس بات کی آزادی دیتا ہے کہ ہر مذہب کے لوگ بلا کسی خوف و خطر اپنے پیغامات کی ترسیل اور تبلیغ کر سکتے ہیں، لیکن فی زمانہ دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ ایک مخصوص طبقہ خود تو اس کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے لیکن دوسروں کو اس سے روکتا ہے۔ دراصل یہی نظریہ خطرناک اور ملک کے شیرازہ کو منتشر کرنے والا بھی ہے۔

ادب اور ثقافت کو اس کی اصل کے ساتھ باقی رکھنا ہی دانش مندی کی بات ہے ورنہ اس کی روح مجروح کرنے کی صورت میں جو نقصان ہوگا اس کی تلافی مشکل ہوگی، لیکن موجودہ سیاست میں پرانی تہذیبی علامات اور فرسودہ روایات کی تجدید والی مہم بہرحال تشویشناک ہے۔ پرانے خیالات کو نئے خیالات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے اس پرجوش جذبے کی کسی طور ہمت افزائی نہیں کی جا سکتی جس میں دوسروں کے پنپنے کے امکان کو بھی دبانے کی کوشش ہوتی ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ برسرِ اقتدار حکومت میں سیکولرزم، جمہوریت، انصاف، ترقی، قومیت اور سماجی و سیاسی زندگی کے مباحث میں تیز رفتار بدلاؤ آیا ہے۔ یہاں تک کہ مرکز کی سماجی، معاشی اور تعلیمی اسکیمیں بھی ایسے تہذیبی منظر کی عکاس ہیں جس سے ہندوؤں کے مذہبی اور ثقافتی جذبات کو اکسانے کی بے چینی کا پتہ چلتا ہے، تو وہیں اس میں ایک انوکھے سیاسی نظریے کی پرزور وکالت بھی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکومت عوامی زندگی کے ہر شعبے میں عجیب و غریب طرح کی مداخلت کرنے کی مجاز ہے۔ یہاں تک کہ وہ ادارے جنہیں اب تک سیاست اور سیاسی حکمرانوں کی دخل اندازی سے آزاد سمجھا جاتا رہا تھا وہ بھی مقید ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مرکزی حکومت پروپیگنڈہ کے فلسفے پر یقین رکھتی ہے، جس کی سیاست تعلیم، ترقی، غریبی کے خاتمے اور ہر ممکنہ ترقی پسند قدر کا بظاہر شہرہ تو ہے، مگر وہ محض دکھاوے کی حد تک ہے۔ اس طرح کے ثقافت اور تہذیب کے نام پر ہونے والے اجتماع یا کتاب میلے وغیرہ غیر سیاسی اور سیکولر اقدار پر مبنی ہونے چاہئیں جہاں تمام پس منظر کے لوگ اکٹھا ہو کر ادب کی طاقت کا جشن منا سکیں۔ ضروری ہے کہ منتظمین ان واقعات پر توجہ دیں تاکہ مستقبل میں ایسے مواقع کو مزید سودمند بنایا جا سکے۔ امید کہ آئندہ کتاب میلہ ادب کا جشن منانے اور شمولیت اور رواداری کے کلچر کو فروغ دینے کا ایک مثالی پلیٹ فارم بنے گا اور ہندوستان جو کثرت میں وحدت کی شناخت کا حامل ملک ہے اس کی اس شانِ امتیازی کو برقرار رکھا جائے گا۔

فارم ہاؤزوں کو غیر قانونی سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنے والوں کے خلاف پولیس سخت

سائبر آباد کی اسپیشل آپریشن ٹیموں کی مقامی پولیس کے ساتھ فارم ہاؤزوں پر اچانک چیکنگ، متعدد گرفتاریاں و مقدمات درج

حیدرآباد: 15 / مارچ (عصر حاضر نیوز) شرپسند عناصر کے فارم ہاؤسز کو غیر سماجی سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنے کے واقعات میں اضافہ کے ساتھ، سائبر آباد پولیس نے ویک اینڈ کے دوران شہر کے مضافات میں ایسے اداروں کو روکنے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ سائبر آباد کی اسپیشل آپریشن ٹیمیں مقامی پولیس کے ساتھ فارم ہاؤسز پر اچانک چیکنگ کر رہی ہیں اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث پائے جانے والوں کے خلاف مقدمات درج کر رہی ہیں۔ خصوصی چیکنگ کا فیصلہ اس وقت لیا گیا جب کچھ افراد فارم ہاؤسز کو جوا، جسم فروشی، غیر قانونی شراب پارٹیوں، منشیات اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کے انعقاد کے لیے استعمال کرتے پائے گئے۔ مقامی پولیس اور سائبر آباد ایس او ٹی کی مشترکہ ٹیموں کے ذریعہ فارم ہاؤسز پر اچانک چیکنگ کی گئی جو سائبر آباد کمشنر آف پولیس کی نگرانی میں براہ راست کام کرتا ہے۔ سائبر آباد ایس او ٹی کے ایک اہلکار نے کہا "مخصوص معلومات کی بنیاد پر، ہم چھاپے مارتے ہیں اور مختلف جرائم میں ملوث افراد کو پکڑتے ہیں۔ ان کے خلاف مقامی تھانوں میں مقدمات درج ہیں۔ اس کا مقصد فارم ہاؤسز کو غیر قانونی سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے رہائش کے طور پر استعمال ہونے سے روکنا ہے"۔ عہدیداروں نے کہا زیادہ تر فارم ہاؤس معین آباد میں واقع ہیں، اس کے بعد شمش آباد، راجندر نگر، بالا نگر، میڑچل، شاہ میر پیٹ اور کچھ دوسرے علاقے ہیں۔ ٹیمیں معلومات اکٹھی کرتی ہیں اور چیک کرتی ہیں۔ ہم نے شراب نوشی یا غیر قانونی گیمنگ سرگرمیوں سمیت غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث افراد کو پکڑا ہے"۔ پولیس نے اب تک فارم ہاؤسز پر غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث افراد کے خلاف ایک درجن کے قریب مقدمات درج کیے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'جہاں بھی فارم ہاؤس کے مالک یا عملے کی ملی بھگت ہے، ان کے خلاف بھی کارروائی شروع کی جا رہی ہے۔ گزشتہ ماہ پولس نے شاد نگر کے کوتھور میں ایک فارم ہاؤس میں مبینہ طور پر جسم فروشی کے الزام میں پانچ افراد کو گرفتار کیا تھا۔ قانون توڑنے والے غیر قانونی سرگرمیاں چلانے کے لیے فارم ہاؤسز کا رخ کر رہے ہیں کیونکہ یہ پرائیویٹ احاطے ہیں، شہر سے دور ہیں اور راز داری فراہم کرتے ہیں۔

نظام آباد میں طلائی چین چھیننے کی واردات

نظام آباد 15 مارچ (نامہ نگار) تلنگانہ کے ضلع نظام آباد کے آرمور ٹاون میں طلائی چین چھیننے کی واردات پیش آئی۔ کل شب مامیڈی پلی کی یوگیشور کالونی میں وینکٹ لکشمی نامی خاتون کے گلے سے طلائی چین چھیننے کی واردات پیش آئی۔ یہ خاتون آرمور کے پرانے بس اسٹینڈ میں کرانہ کی دکان سے سامان لے کر واپس ہو رہی تھی کہ یہ واردات پیش آئی۔ متاثرہ نے آرمور پولیس سے کی گئی شکایت میں کہا کہ اسکوٹی پر پیچھے سے آنے والے افراد نے اس کے گلے سے ساڑھے تین تولے کی طلائی چین چھین لی۔

معشوقہ کی دوسرے لڑکے سے شادی، عاشق کی خودکشی

حیدرآباد 15 مارچ (عصر حاضر نیوز) معشوقہ کی دوسرے نوجوان سے شادی کی تصویروں کو دیکھ کر ایک نوجوان نے صدمہ کے عالم میں خودکشی کر لی۔ اس نوجوان کی جیب سے منگل سوتر ملا جو وہ اس لڑکی کو پہنانا چاہتا تھا۔ یہ واقعہ شہر حیدرآباد کے حیات نگر پولیس اسٹیشن کے حدود میں پیش آیا۔ تفصیلات کے مطابق پانڈو لکشمیا اور اننتما اپنے تین بیٹوں کے ساتھ رنگاریڈی ضلع کی ونا نک نگر کالونی میں رہتے ہیں۔ ان کا دوسرا بیٹا 23 سالہ گنیش لاری ڈرائیور ہے۔ وہ ایک سال سے مقامی لڑکی سے محبت کرتا تھا اور اس سے شادی کرنا چاہتا تھا تاہم لڑکی کے والدین نے حال ہی میں ایک اور نوجوان سے شادی کر دی۔ اس نے شادی کی تصاویر گنیش کو واٹس ایپ پر بھیجیں۔ ان تصویروں کو دیکھ کر وہ صدمہ سے دوچار ہو گیا اور اسی مایوسی و صدمہ کے عالم میں ان نے درخت سے پھانسی لے کر خودکشی کر لی۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے جانچ شروع کر دی۔

سسرال والوں پر داماد کا قاتلانہ حملہ، بیوی اور ساس فوت

حیدرآباد 15 مارچ (اسٹاف رپورٹر) شادی کے چند دن بعد ہی ایک داماد نے اپنی بیوی، ساس اور سسر پر خنجر سے حملہ کر دیا۔ حملہ میں بیوی اور ساس کی موت ہو گئی۔ آندھرا پردیش کے کرنول ضلع سے تعلق رکھنے والا شراون نامی نوجوان حیدرآباد کی ایک پرائیویٹ بینک میں برسر خدمت ہے۔ شراون کی شادی دو ہفتہ قبل تلنگانہ کے ونپرتی ضلع سے تعلق رکھنے والی 21 سالہ رکمنی سے یکم مارچ کو ہوئی تھی، شادی کے بعد ان کے درمیان اختلافات ہو گئے۔ رکمنی کی 45 سالہ ماں رما دیوی اور 50 سالہ باپ وینکٹیشورلو بیٹی کے سسرال کرنول پہنچے۔ اس موقع پر ان دونوں میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ اس پر داماد نے برہمی کے عالم میں اپنی بیوی رکمنی، ساس رما دیوی اور سسر پر خنجر سے حملہ کر دیا۔ حملہ میں رکمنی اور رما دیوی کی موت ہو گئی جبکہ اس کا سسر زخمی ہے اسے علاج کیلئے اسپتال منتقل کر دیا گیا۔

کھیل کی خبریں

پاکستان-افغانستان ٹی 20 سیریز، عبدالرحمان پاکستانی ٹیم کے ہیڈ کوچ مقرر

پاکستان اور افغانستان کے درمیان رواں ماہ شارجہ میں شیڈول ٹی 20 سیریز کے لیے سپورٹ اسٹاف کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے چیئرمین مینیجمنٹ کمیٹی نجم سیٹھی نے سماجی رابطوں کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر اپنی ٹویٹ میں اعلان کیا کہ 'اس سیریز کے لیے عبدالرحمان پاکستان ٹیم کے ہیڈ کوچ ہوں گے'۔ نجم سیٹھی کے مطابق عبد الرحمان کے ہیڈ کوچ ہونے کے ساتھ ساتھ سابق فاسٹ بولر عمر گُل بولنگ کوچ، سابق بیٹر محمد یوسف بیٹنگ کوچ جبکہ عبدالمجید ٹیم کے فیلڈنگ کوچ ہوں گے۔ افغانستان کے خلاف ٹی 20 سیریز کے لیے منصور رانا ٹیم کے مینیجر کی ذمہ داریاں نبھائیں گے۔ پاکستان اور افغانستان کے درمیان ٹی 20 سیریز کے میچز 24، 26 اور 27 مارچ کو شیڈول ہیں۔ نئے کوچ عبدالرحمان اب تک کن ٹیموں کی کوچنگ کر چکے ہیں؟ پی سی بی کی پریس ریلیز کے مطابق 'عبدالرحمان باصلاحیت کوچ ہیں جو کہ ڈومیسٹک کرکٹ میں اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ جب خیبر پختونخوا نے ڈومیسٹک ٹورنامنٹ نیشنل ٹی 20 اور پاکستان کپ جیتا تو اس ٹیم کے کوچ عبدالرحمان تھے۔' 'عبدالرحمان کی کوچنگ میں پشاور پینتھرز نے دو مرتبہ نیشنل ٹی 20 ٹورنامنٹ جیتا جبکہ وہ 2017 میں پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) جیتنے والی پشاور زلمی کے اسسٹنٹ کوچ بھی تھے۔' 'عبدالرحمان گزشتہ چار سالوں سے زمبابوے کے سابق کھلاڑی اور معروف کوچ اینڈی فلاور کے ماتحت پی ایس ایل فرنچائز ملتان سلطانز کے اسسٹنٹ کوچ ہیں جبکہ وہ گزشتہ سال ملتان میں کھیلی گئی پاکستان اور بنگلہ دیش انڈر 19 سیریز میں بھی قومی ٹیم کے کوچ رہ چکے ہیں۔' اس موقع پر انہوں نے ٹوئٹر پر خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ میرے لیے کتنے اعزاز کی بات ہے یہ میں الفاظ میں نہیں بتا سکتا، میں چیئرمین اور پی سی بی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھ پر بھروسہ کیا اور مجھے پاکستان کی نمائندگی کرنے کا موقع دیا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ میں اپنے تجربے سے فائدہ اٹھاؤں اور دی گئی ذمہ داری کے ساتھ انصاف کر سکوں۔' عبدالرحمان کو پاکستان ٹیم کا نگران کوچ بنائے جانے کے فیصلے کا ٹوئٹر صارفین بھی خیر مقدم کر رہے ہیں۔ احمد خواجہ نے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ 'امید کرتا ہوں ٹیم اچھا کھیلے گی اور انہیں لمبے عرصے کے لیے کوچنگ کا موقع دیا جائے۔ پاکستان ٹیم کا ہیڈ کوچ ہونا ہمارے تمام ہائی پروفائل لوکل کوچز کا ہدف ہونا چاہیے۔' صحافی آصف خان نے اپنی ٹویٹ میں لکھا کہ 'عبدالرحمان کو کوچ بنانا ایک بہترین فیصلہ ہے جس سے گراس روٹ سطح کے کوچ کو موقع ملا ہے۔ اس بندے نے انڈر 16، انڈر 19 سمیت فرسٹ کلاس اور فرنچائز کرکٹ میں کام کیا ہے۔ رحمان کوالیفائڈ کوچ ہیں، انہوں نے ٹیسٹ کرکٹ تو نہیں کھیلی ہوئی لیکن کافی تجربہ کار ہیں۔' حسیب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ 'واہ، عبدالرحمان بطور ہیڈ کوچ، مجھے یقین نہیں آ رہا۔ یہ تو جیت ہے۔'

مراکش فیفا ورلڈ کپ 2030 کی میزبانی کے لیے بولی میں شامل ہوگا

رباط، 15 مارچ (ذرائع) مراکش کے سلطان محمد ششم نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک فیفا ورلڈ کپ 2030 کی میزبانی حاصل کرنے کے لیے اسپین اور پرتگال کے ساتھ مشترکہ بولی لگائے گا۔ سلطان نے کنفیڈریشن آف افریقن فٹ بال (سی اے ایف) کے نام ایک پیغام میں کہا کہ یہ مشترکہ بولی افریقہ اور یورپ، شمالی اور جنوبی بحیرہ روم، افریقی، عرب اور یورو بحیرہ روم دنیا کو ایک ساتھ لے کر آئے گی۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ یہ ہم میں بہترین کو سامنے لائے گا جو ٹیلنٹ، تخلیقی صلاحیت، تجربے اور وسائل کا ایک حقیقی امتزاج ہوگا۔ یہ پیغام سلطان نے روانڈا کے کیگالی میں منگل کے روز سی اے ایف آؤٹ اسٹینڈنگ اچیومنٹ ایوارڈ 2022 کے موقع پر اپنے خطاب میں دیا۔ مراکش چھٹی بار فیفا ورلڈ کپ کی میزبانی کے لیے بولی لگانے جا رہا ہے، اس سے قبل وہ 1994، 1998، 2006، 2010 اور 2026 کے لئے ناکام کوشش کر چکا ہے۔ جون 2021 میں اسپین اور پرتگال اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ وہ 2030 فیفا ورلڈ کپ کی میزبانی کے لیے مشترکہ بولی لگائیں گے۔

ہند آسٹریلیا ونڈے سیریز کا 17 / مارچ سے آغاز، پہلے ونڈے میں ہاردک پانڈیا کپتان

نئی دہلی: 15 / مارچ (عصر حاضر نیوز) ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلے گئے چار ٹسٹ مقابلوں کی سیریز میں ہندوستانی ٹیم نے 1-2 سے سیریز جیت لی ہے، لیکن آخری ٹسٹ مقابلہ دونوں ٹیموں کے درمیان ڈرا رہا۔ اب ہندوستان آسٹریلیا کے درمیان تین ونڈے مقابلوں کی سیریز کھیلی جانی ہے۔ سیریز کا پہلا مقابلہ 17 مارچ کو کھیلا جائے گا، دوسرا میچ 19 مارچ اور تیسرا و آخری مقابلہ 22 مارچ کو چنئی میں کھیلا جائے گا۔ اس سے پہلے ایک بڑی اپ ڈیٹ آ رہی ہے۔ جب ہاں، یہ اپ ڈیٹ ہندوستانی ٹیم کے کپتان روہت شرما کو لے کر ہے۔ کپتان روہت شرما نجی وجوہات کی وجہ سے وانکھیڑے اسٹیڈیم میں ہونے والے پہلے یکروزہ میچ میں نہیں کھیل پائیں گے اور ہاردک پانڈیہ کو اس مقابلے کے لیے کارگزار کپتان نامزد کیا گیا ہے۔ 29 سال کے ہرفن مولا ہاردک پانڈیا نے انڈین پریمیئر لیگ 2022 سیشن میں پہلی بار کھیل رہی گجرات ٹائٹنس کی کپتانی کی تھی اور ٹیم کو چمپئن بنانے میں اہم رول ادا کیا تھا۔ وہ ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں پہلے سے ہی ہندوستانی ٹیم کی قیادت کر رہے ہیں۔ شیڈول کے مطابق پہلا ونڈے: جمعہ 17، مارچ ممبئی (دوپہر 2 بجے سے)، دوسرا ون ڈے: اتوار، 19 مارچ، ویزاگ (دوپہر 2:00 بجے شروع) اور تیسرا ون ڈے: بدھ، 22 مارچ، چنئی (دوپہر 2:00 بجے شروع) ہوگا۔ اس سے پہلے، روہت نے ہندوستان کے آسٹریلیا کے خلاف ٹسٹ سیریز 1-2 سے جیتنے کے بعد پریس کانفرنس میں پی ٹی آئی کے ایک سوال کے جواب میں کہا، 'یہ ہمارے لیے کافی اہم ہے۔ ہم ان سبھی کھلاڑیوں کے ساتھ لگاتار رابطے میں رہیں گے جو اس فائنل میں کھیلنے جا رہے ہیں اور ان کے کام کی نگرانی کریں گے جب کہ دیکھیں گے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔'

ویمنس پریمیئر لیگ: گجرات کو شکست دے کر ممبئی پلے آف میں داخل

ممبئی، 14 مارچ (عصر حاضر نیوز) کپتان ہرمن پریت کور (51) کی شاندار نصف سنچری کی بدولت ممبئی انڈینس نے منگل کو ویمنز پریمیئر لیگ (ڈبلیو پی ایل) میں گجرات جائنٹس کو 55 رن سے شکست دے کر پلے آف میں اپنی جگہ بنا لی۔ ممبئی نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 20 اوورز میں 162 رن بنائے جس کے جواب میں جائنٹس نو وکٹوں کے نقصان پر صرف 107 رن تک ہی پہنچ سکی۔ جائنٹس نے پہلی اننگز کے بیشتر حصے میں سخت گیند بازی اور فیلڈنگ کے ساتھ اپنی پکڑ مضبوط رکھی لیکن ہرمن پریت نے 51 رن کی اننگز کھیل کر ممبئی کو باعزت اسکور تک پہنچا دیا۔ ہرمن پریت نے اپنی 30 گیندوں کی اننگز میں سات چوکے اور دو چھکے لگائے۔ اس کے علاوہ یاستیکا بھاٹیہ نے 37 گیندوں میں پانچ چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 44 رن بنائے جبکہ نیٹ سیور برنٹ نے 31 گیندوں میں پانچ چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 36 رن بنائے۔ ممبئی کے گیند بازوں نے ٹورنامنٹ کے اب تک کے اپنے سب سے کم اسکور کا دفاع کرتے ہوئے کوئی غلطی نہیں کی۔ جائنٹس کے خاتمے کا آغاز اننگز کی پہلی گیند پر صوفیہ ڈنکلے کی وکٹ گرنے سے ہوا جو 18 ویں اوور میں تنوجا کنور کے آؤٹ ہونے پر ختم ہوئی۔ سیور برنٹ اور ہیلی میتھیوز نے تین تین وکٹیں لے کر ممبئی کی اس بڑی فتح میں اہم کردار ادا کیا۔ امیلیا کار کو دو جبکہ آئسی وونگ نے ایک وکٹ حاصل کی۔ اس جیت کے ساتھ ہی ممبئی نے ڈبلیو پی ایل کے پلے آف میں اپنی جگہ پکی کر لی ہے۔ وہ ایسا کرنے والی پہلی ٹیم ہے۔ دہلی کیپٹلس پانچ میچوں میں آٹھ پوائنٹس کے ساتھ ٹیبل میں دوسرے جبکہ جائنٹس پانچ میچوں میں صرف دو پوائنٹس کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

ممبئی میں رمضان کے دوران لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کا مسئلہ ہنوز الجھن کا شکار

گنیش اتسو اور نوراتری میں ڈانڈیا پر حکومت کے خصوصی احکامات اور رمضان کے موقع پر خاموشی چہ معنی دارد؟ عوام کا سوال

ممبئی، 15، مارچ (ذرائع) ماہ رمضان المبارک کی آمد ہے اور امکان ہے کہ امسال بڑے جوش وخروش سے رمضان المبارک روایتی مذہبی عقیدت کے ساتھ منایا جائے گا، ویسے حقیقت یہ ہے کہ 2020 اور 2021 میں جوسخت پابندیاں نافذ رہیں، گزشتہ سال چند پابندیوں کے ساتھ بڑی راحت دے دی گئی تھی، حالانکہ صبح صادق اور فجر کی اذان کے لیے لاؤڈ اسپیکر کا مسئلہ سر اٹھایا تھا کیونکہ ایک سیاسی پارٹی نے اسپیکر کے استعمال پر اعتراض اٹھاتے ہوئے پابندی لگانے کا مطالبہ کیا تھا۔ گزشتہ سال ماہ رمضان کے بعد پولیس حرکت میں آگئی اور جگہ جگہ کارروائی بھی کی گئی، فجر ہی نہیں بلکہ دوسرے اوقات میں بھی اسپیکر کی آواز دباؤ ڈال کر کم کروائی گئی۔ امسال سحری اور فجر میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کا مسئلہ ہنوز برقرار ہے، ماہ مقدس کی شروعات کو صرف آٹھ روز رہ گئے ہیں، لیکن مسلمانوں کی تشویش کا کسی کو اندازنہیں ہے، مسلمان لیڈر شپ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ حکومت پولیس، انتظامیہ اور دیگر ایجنسیاں سپریم کورٹ کے حکم کا حوالہ دے کر دامن بچالیتے ہیں، لیکن یہ بھی سچائی ہے کہ برادروطن کے تہوار گنیش اتسو اور نوراتری میں ڈانڈیا کے لیے خصوصی حکمنامہ جاری کر کے لاوڈاسپیکر کے استعمال کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ شمالی ہندوستان خصوصی طور پر اتر پردیش میں آواز کم کر کے یوگی حکومت نے منظوری دے دی ہے۔ موسم سرما کی وجہ سے اکثر مساجد صبح چھ بجے کے بعد لاوڈاسپیکر پر اذان دے دیتے تھے لیکن موسم کی تبدیلی کے ساتھ صبح صادق اور طلوع آفتاب کے اوقات میں تبدیلی واقع ہورہی ہے، اس لیے لاوڈاسپیکر کا استعمال صبح چھ بجے سے پہلے ممکن ہے، اس لیے ریاستی حکومت سے کئی تنظیمیں اور ادارے درخواستیں کررہے ہیں کہ ماہ رمضان میں جو کہ انشاء اللہ 23 مارچ سے شروع ہوں گے اور ایک مہینے مسلمان روزے رکھیں گے اور عبادت کریں گے۔ لیکن ابھی تک کسی سیاسی جماعت یا سوشل مسلم تنظیم نے ارباب اقتدار کی توجہ اس جانب مبذول نہیں کروائی ہے۔ جس کے سبب عام مسلمان الجھن میں نظر آتا ہے۔ اس بارے میں سرکاری سطح پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

جیو کا ٹرو 5 جی نیٹ ورک 365 شہروں میں دستیاب

نئی دہلی، 15 مارچ (یو این آئی) ریلائنس جیو نے 10 ریاستوں اور مرکز کے زیر

انتظام علاقوں کے مزید 34 شہروں میں اپنا ٹرو 5 جی نیٹ ورک لانچ کردیا ہے مجموعی طور پر، 365 شہر اب ریلائنس جیو کے ٹرو 5 جی نیٹ ورک سے جڑ چکے ہیں۔ جیو پہلا ٹیلی کام آپریٹر ہے جس نے زیادہ تر نئے منسلک شہروں میں 5G خدمات پیش کی ہیں۔ جیو ٹرو 5 جی سے نئے جڑنے والے شہروں کی فہرست میں آندھرا پردیش کے املا پورم، دھرماورم، قوالی، تنوک، تونی، وینو کونڈا، ہریانہ کے بھوانی، جیند، کیتھل، ریواڑی، ہماچل پردیش کے دھرمشالہ، کانگڑا، جموں وکشمیر کے بارہمولہ، کٹھوعہ، کٹرہ، سوپور، کرناٹک کے ہاویری، کاروار، رانی بینور، کیرل کا انتی گل، میگھالیہ کا تورہ، اوڈیشہ کے بھوانی پٹنہ، جٹانی، کھوردھا، سندرگڑھ، تاملناڈو کے امبور، چدمبرم، نمکل، پودوکوٹئی، رام ناتھ پورم، شوکاشی، تیرو چینگاڑی، ویلو پورم اور تلنگانہ کا سوریا پیٹ شامل ہے۔ لانچ کے موقع پر جیو کے ترجمان نے کہا، "ہمیں 34 نئے شہروں میں جیو کا ٹرو 5 جی متعارف کرانے پر فخر ہے۔ جیو کے انجینئرز ہر ہندوستانی تک ٹرو 5 جی لانے کے لیے چوبیس گھنٹے کام کررہے ہیں۔ دسمبر 2023 کے آخر تک، جیو ہندوستان کے ہر شہر، ہر تعلقہ میں اپنی ٹرو 5G خدمات شروع کرے گا۔

جرمنی ابھی بھی آزادانہ طور پر کچھ نہیں کرسکتا: روسی صدر ولادیمیر پوتن

ماسکو، 15 مارچ (ایجنسی) روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے کہا ہے کہ سمندر میں گیس پائپ لائن پر دھماکوں کے بعد جرمنی کے ردعمل سے ظاہر ہے کہ وہ آج بھی 'مقبوضہ' ہے اور آزادانہ طور پر کچھ نہیں کرسکتا۔ برطانوی خبر رساں ایجنسی نے روسی ٹیلی ویژن کو دیے گئے انٹرویو کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ پوتن نے نارڈ گیس پائپ لائن (جس کے ذریعے روس سے گیس جرمنی پہنچتی ہے) میں ہونے والے دھماکوں کے بعد جو انداز جرمنی نے اپنایا ہے، اس سے لگتا ہے کہ دوسری عالمی جنگ میں ہتھیار ڈالنے کو دہائیاں گزرجانے کے بعد بھی اسی حالت میں ہے۔ پوتن کا کہنا تھا کہ یورپی رہنما اپنی خودمختاری اور آزادی کے احساس سے محروم ہوگئے ہیں، جرمنی سمیت مغربی ممالک نے نارڈ پائپ لائن کو نشانہ بنائے جانے پر بہت محتاط ردعمل دیا اور کہا انہیں لگتا ہے کہ یہ جان بوجھ کر کیا گیا حالانکہ ان کو اس کے ذمہ دار کا پتہ ہے لیکن وہ بتانے سے انکار کررہے ہیں۔ خیال رہے کہ بحیرہ بالٹک سے گزرنے والی نارڈ پائپ لائن سے گیس کے اخراج کی خبریں سامنے آئی تھیں، جس سے گیس کی سپلائی منقطع ہوگئی تھی۔ پائپ لائن کی لیکیج کے معاملے کو جرمنی، ڈنمارک اور سویڈن نے حادثہ نہیں بلکہ حملہ قرار دیا تھا جس کے بعد یورپ نے واقعے کی تحقیقات شروع کردی تھیں اور امریکہ نے یورپ کو توانائی کی تنصیبات کی سیکیورٹی کی پیشکش کی تھی۔ واقعے کے بعد سویڈن اور ڈنمارک کے وزرائے اعظم نے بیان میں کہا تھا کہ یہ واضح ہے کہ پائپ لائن کو جان بوجھ کر نقصان پہنچایا گیا جن میں ممکنہ تخریب کاری کا عنصر شامل ہے، پولینڈ نے بھی تخریب کاری کا الزام لگایا ہے تاہم ان کی جانب سے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔

افغان فوجیوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ

کابل، 15 مارچ (ایجنسیز) افغانستان کی فوج کی تعداد 150,000 سے تجاوز کرگئی ہے۔ مقامی ٹی وی چینل طلوع نیوز نے بدھ کو یہ اطلاع دی۔ افغان وزارت دفاع کے ترجمان عنایت اللہ خوارزمی کے حوالے سے بتایا گیا کہ" ہم نے اب تک 000,150 مضبوط اور اچھی طرح سے اسلحوں سے لیس فوج تیار کی ہے جو سیکورٹی کو یقینی بنانے اور ملکی سرحدوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔" خوارزمی نے کہا کہ سابقہ دورحکومت کے اہلکار بھی قومی فوج کے تابع ہیں۔

حرم مکی میں 40 ملین لیٹر آب زم زم تقسیم

مکہ مکرمہ: 15/مارچ (ذرائع) المسجد الحرام اور مسجد نبوی کے امور کی جنرل پریزیڈنسی نے ماہ مقدس رمضان المبارک کے دوران دونوں مقدس ترین مساجد کے زائرین کے لیے 40 ملین لیٹر زم زم کا پانی تقسیم کرنے کے لیے 20 ہزار مقامات کو مختص کردیا ہے۔ اس انتظام میں بین الاقوامی معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکیزگی اور صفائی کو یقینی بنانے کے لیے جدید ترین میکانزم اور ٹیکنالوجیز کا استعمال کیا گیا ہے۔ پانی کی فراہمی میں زائرین کی سہولت کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔

جامعہ کے نئے چانسلر کو ملازمین کی مبارکباد

نئی دہلی: جے اے ایس اے (JASA) نے ڈاکٹر سیدنا مفضل سیف الدین کی جامعہ کے چانسلر کے طور پر تقرری پر اپنے پیغام میں لکھا کہ یہ واقعی جامعہ ملیہ اسلامیہ کی تاریخ میں ایک سنگ میل ہے۔ یہ جامعہ برادری کے ممبران میں بہت خوشی اور اطمینان کا باعث بن رہا ہے، خاص طور پر NAAC کی جانب سے جامعہ کو A++ سطح پر اپ گریڈ کرنے کے پس منظر میں اہم پیش رفت ہے۔ ہم آپ کو اور JMI کے اعزازی چانسلر ڈاکٹر سیدنا مفضل سیف الدین کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ JAS.A نے اپنے پیغام میں مزید کہا کہ انجمن وزیر اعظم نریندر مودی کا شکر گزار ہے جنہوں نے JMI میں میڈیکل کالج کے قیام کے لئے وائس چانسلر کے وژن کی بھرپور حمایت کی ہے۔ ایسوسی ایشن کو یہ جان کر بھی خوشی ہے کہ وزیر اعظم نے یونیورسٹی کے سالانہ کانووکیشن میں شرکت کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ ایسوسی ایشن ان کے استقبال کی منتظر ہے۔

شنگھائی تعاون تنظیم کے اجلاس میں پاکستانی وزیر دفاع کو بھی ہندوستان کی دعوت

اسلام آباد: بھارت نے پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف کو آئندہ ماہ نئی دہلی میں ہونے والے شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ اس حوالے سے حکومت ہند کی جانب سے پاکستان کے دفتر خارجہ کو باضابطہ دعوت نامہ بھی دیا گیا ہے۔ شنگھائی تعاون تنظیم کے وزرائے دفاع اپریل میں ملاقات کریں گے جب کہ اسی بلاک کے وزرائے خارجہ مئی میں گوا میں ملاقات کریں گے۔ واضح رہے کہ بھارت شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہ کے طور پر، ملک میں متعدد تقریبات کی میزبانی کرنے والا ہے جس میں روس، چین، پاکستان، ایران اور وسطی ایشیائی ریاستوں سمیت رکن ممالک فعال طور پر شرکت کریں گے اور علاقائی خدشات، سلامتی، ترقی اور تعلقات کے معاملات پر تبادلہ خیال کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ قبل ازیں بھارت نے چیف جسٹس آف پاکستان عمر عطا بندیال اور وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری کو وزرائے خارجہ اجلاس اور ایس سی او چیف جسٹسز کی میٹنگ میں شرکت کی علیحدہ علیحدہ دعوت دی تھی۔ تاہم، چیف جسٹس آف پاکستان عمر عطا بندیال نے میٹنگ میں شرکت سے معذرت کرلی اور ان کی جگہ جسٹس منیب اختر نے حال ہی میں ویڈیولنک کے ذریعے

ایس سی او چیف جسٹسز اجلاس میں شرکت کی۔ جبکہ وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شرکت کو لے کر بلاول بھٹو پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے، لوگوں کا خیال ہے کہ بلاول بھی ویڈیولنک کے ذریعے اجلاس میں شرکت کرسکتے ہیں۔ سفارتی ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ حکومت پاکستان نے ابھی تک بھارت کی دعوت پر کوئی فیصلہ نہیں کیا، انہوں نے مزید کہا کہ مناسب وقت پر فیصلہ کیا جائے گا۔ اس معاملے سے متعلق ایک ذریعہ نے کہا کہ ہم آنے والے دنوں میں شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس کے لیے بھارت کی جانب سے وزیر اعظم شہباز شریف کو دعوت دینے کی بھی توقع کررہے ہیں، لیکن ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ آیا پاکستان ان اعلیٰ سطحی ملاقاتوں کا حصہ بنے گا یا نہیں۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ شنگھائی تعاون تنظیم کا سربراہی اجلاس ایک اہم فورم ہے اور پاکستانی وزیر خارجہ اور وزیر دفاع کے لیے بھارتی دعوتوں کو نظر انداز کرنا آسان فیصلہ نہیں ہوگا۔ قوی امکان ہے کہ دونوں وزراء ویڈیولنک کے ذریعے ملاقاتوں میں شرکت کرکے دعوتوں کا مثبت جواب دیں گے اور اس کے لیے بھارت کا سفر کرنے سے گریز کو ترجیح دیں گے۔

پارٹی کے اندرونی اختلافات پر فلور ٹیسٹ کے لیے بلانا مناسب نہیں: سپریم کورٹ

نئی دہلی: شیوسینا تنازع میں سپریم کورٹ نے بدھ کے روز مہاراشٹر کے گورنر پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ کورٹ اس معاملے میں گورنر کے رول کو لے کر پریشان ہیں۔ پانچ ججوں پر مشتمل آئینی بینچ نے کہا کہ "گورنر کو اس معاملے میں داخل نہیں دینا چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ کیا گورنر صرف اس وجہ سے حکومت گراسکتی ہے کہ ایک ایم ایل اے نے کہا کہ ان کی جان ومال کو خطرہ ہے؟ سپریم کورٹ نے کہا کہ 'کیا اعتماد کا ووٹ بلانے میں کوئی آئینی بحران تھا؟ گورنر رضا کارانہ طور پر حکومت گرانے میں اتحادی نہیں ہوسکتا۔ جمہوریت میں یہ ایک افسوسناک تصویر ہے۔ سیکورٹی خطرہ اعتماد کے ووٹ کی بنیاد نہیں ہوسکتا۔ چیف جسٹس (CJI) D.Y. چندر چوڑ نے گورنر سے کہا کہ انہیں اعتماد کا ووٹ اس طرح نہیں بلانا چاہئے تھا۔ سی جے آئی نے کہا کہ 'انہیں خود سے پوچھنا چاہیے تھا کہ تین برس کے بعد کیا ہوا؟ گورنر نے کیسے اندازہ لگایا کہ آگے کیا ہونے والا ہے؟۔ سماعت کے دوران چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے کہا کہ جب بھی فلور ٹیسٹ کی بات آتی ہے تو اس کی کوئی نہ کوئی بنیاد ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت گورنر کے پاس کیا بنیاد تھی؟ یقیناً اگر اس نے حکومت سے اعتماد کا ووٹ لینے کو کہا تو کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا۔ عدالت نے کہا کہ ہم اس بارے میں ضرور جاننا چاہیں گے، وہ کیا چیز تھی؟ عدالت نے کہا کہ کانگریس اور این سی پی پوری طرح سے حکومت کے ساتھ کھڑی ہیں۔ اور جب گورنر نے مان لیا کہ باغی یا احتجاج کرنے والے ایم ایل اے یادھڑے ہی اصل شیوسینا ہیں تو پھر حکومت کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی، آخر یہ ان کی حکومت تھی۔ اس لیے اس پورے معاملے کی حالات کو جاننا ضروری ہے۔ اس معاملے میں سپریم کورٹ نے گورنر کے کردار پر مزید سوالات اٹھائے۔ عدالت نے کہا کہ پارٹی میں اندرونی اختلافات ہوتے ہیں کیا اسے بنیاد سمجھنا مناسب ہوگا، مجھے لگتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ عدالت نے کہا کہ پارٹی کے اندر کیا ہورہا ہے، پارٹی کی ڈسپلنری کمیٹی اس معاملے کو دیکھے گی۔ وہ غور کرے گا۔ کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا ہے۔ کون سا نمبر کس کے پاس ہے، وہ فیصلہ کریں گے۔ ان تمام معاملات میں گورنر کہاں فٹ بیٹھتا ہے؟ کسی بھی پارٹی کے اندرونی نظم وضبط سے ان کی کیا مطلب ہے؟۔

گاندھی پیس فاؤنڈیشن میں کشمیر میں میڈیا بلیک آؤٹ سے متعلق پروگرام کی اچانک اجازت منسوخ

نئی دہلی: قومی دارالحکومت دہلی کے آئی ٹی او میں واقع گاندھی پیس فاؤنڈیشن میں آج کشمیر میں میڈیا کے بلیک آؤٹ سے متعلق ایک پروگرام منعقد ہونا تھا جس میں کشمیر کے سی پی آئی ایم لیڈر تاریگامی، دہلی یونیورسٹی کی پروفیسر نندیتا نارائن، جموں وکشمیر ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جسٹس حسنین مسعودی، یونائٹیڈ پیس الائنس کے چیئرمین میر شاہد سلیم، فلم ساز سنجے کاک اور جرنلسٹ انیل چماڑیہ بطور اسپیکر شامل ہونے تھے لیکن اس پروگرام کو دہلی پولیس نے لا اینڈ آرڈر کا حوالہ دیتے ہوئے منسوخ کردیا۔ ای ٹی وی بھارت کے نمائندے نے پروفیسر نندیتا نارائن سے اس پروگرام سے متعلق فون پر بات کی جس میں انہوں نے بتایا کہ اچانک ہی ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ گاندھی پیس فاؤنڈیشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس پروگرام کی بکنگ کینسل کررہے ہیں انہوں نے بتایا کہ پولیس نے اور گاندھی پیس فاؤنڈیشن کی جانب سے یہ اطلاع دی گئی ہے کہ چونکہ اس پروگرام کو (unanimous group) کسی انجان گروپ کے ذریعے منعقد کیا جانا تھا اس لیے اس پروگرام کو کینسل کیا جارہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پولیس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس پروگرام کے منعقد ہونے سے ریاست میں لا اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہونے کا خطرہ تھا اسی لیے اس پروگرام کو اجازت نہیں دی جارہی ہے۔ پروفیسر نندیتا نارائن کا یہ بھی کہنا تھا کہ چونکہ اس تقریب میں نامور لوگ شرکت کررہے تھے تو یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ پروگرام کسی انجان گروپ کے ذریعے منعقد کیا جارہا تھا۔ یہ سراسر ناانصافی ہے کہ ہم دارالحکومت دہلی میں بھی کوئی تقریب منعقد کرنا چاہتے ہیں تو اس پر پولیس آخری وقت میں پابندی لگادیتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ پروگرام کشمیر میں میڈیا کے بلیک آؤٹ کو لے کر کیا جارہا تھا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کشمیر میں صحافت مکمل طور پر آزاد نہیں ہے اس پر پابندیاں لگائی جارہی ہیں۔ وہیں دہلی میں اس سے متعلق پروگرام ہی منعقد نہیں ہونے دیا جارہا ہے۔

بلا عنوان

محمد صہیب کولا ندوی

دن کے بارہ بج رہے تھے، کچھ اداس چہرے سبز رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی میز کے گرد بیٹھے باتیں کر رہے تھے، ہر بحث زیر بحث تھی، موضوع خارج بحث تھا ایک صاحب یوں گویا تھے: ہائی رے اس ظالم مہنگائی نے کمر توڑ کر رکھ دیا ہے! پیاز کے پاس جانے سے بھی ڈر لگتا ہے۔ خدا ان "پاسبانوں" کو پاش پاش کرے کہ انہوں نے کسی کا پاس نہیں رکھا۔

تو ایک صاحب نے بانداز ہمدردانہ کہا: ارے آپ بھی عجیب ہیں، ہم نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ اس سے سبزیاں مت خریدیئے، وہ تو پہلے لکڑیاں کاٹتا تھا اب جیبیں کاٹتا ہے۔

ایک اور صاحب جو شہر کے کسی بھی جلسے کو اپنی برکت سے محروم نہیں رکھتے تھے، کہنے لگے: کل کے جلسے میں پہلے مقرر کی آواز کرخت تھی دوسرا والا موضوع سے ہی بھٹک گیا، تیسرے نے جب مائیک سنبھالا تو بجلی چلی گئی جب آئی تو وقت ختم ہوگیا۔ تواضع کا بھی کچھ خاص انتظام نہ تھا بس دو عدد بسکٹ، ایک پیالی چائے جس میں پانی نے ضرورت سے زیادہ ہی مداخلت کی تھی۔ ارے وہ دن لد گئے جب جلسہ کا اعلان بھی خود ایک جلسہ ہوا کرتا تھا، مقرروں کی کیا شان تھی، دیگیں چڑھتی تھیں۔ لچھے دار پراٹھے، کباب، قورمہ، بریانی، جتنی مرضی کھالو۔ وہ دن دیکھنے کو آنکھیں ترس گئی ہیں۔

اچانک میز پر کسی نے گھونسہ مارا تلخ لہجے میں ایک آواز آئی: شاید ہم بھول رہے ہیں کہ میٹنگ کے لئے بلایا گیا تھا اور موضوع تھا کہ "طلبا کو کس طرح پڑھائی کا شوق دلایا جائے" یہ صدر محفل کی آوازِ دمدار تھی تھوڑی دیر کے لئے سکوت کو سکون سے ٹھہرنے کا موقع ملا۔

پیاز والے صاحب دوبارہ سخن طراز ہوئے: میں تو تنگ آگیا ہوں ان نالائقوں سے! پتہ نہیں ان کو کس نگاہ غلط انداز نے کھالیا ہے، ایسا لگتا ہے شوق تو اس دار فانی سے کوچ کر گیا ہے! یہ اپنی بات مکمل کرنے ہی والے تھے کہ ایک صاحب کود پڑے ان کا گلا بیٹھا ہوا تھا: کل ہی میں نے اہم سبق پڑھایا، چیخا چلایا جیسا کہ میری آواز سے ظاہر ہے، آج صبح جب چند سوالات کئے تو سب بغلیں جھانکنے لگے، منہ تکنے لگے۔ پتہ نہیں کن خیالات کی وادیوں میں ٹامک ٹوئیاں مارتے رہتے ہیں۔ اللہ رے اللہ، جی تو چاہتا ہے جنگاہِ حیات سے فرار اختیار کرلیں۔

ایک صاحب نے ہاتھ بلند کر کے لب کشائی کی اجازت چاہی، آستین چڑھایا، پریشاں مونچھوں پر انگلیاں پھیریں اور کہنے لگے: یہ کتابوں کا پشتارہ حرف مہمل یہ اسباق کا غلغلہ صدا بصحرا ہے جب تک "تربیت" کا سرمایہ حاصل نہ ہو" زیر لب مسکراہٹیں بکھر نے لگیں، دبے دبے تبصرے ہونے لگے۔

ایک اور صاحب کے لئے میدان تیار تھا جن کے پاس وقت اور شکایتوں کی کوئی کمی نہ تھی کہنے لگے: سارا قصور اس فرسودہ نصاب تعلیم کا ہے جس کو فرسودۂ روزگار باور کرایا جاتا ہے، اس پر تقدس کا ہار چڑھایا جاتا ہے، ذرا سی "ترمیم" "ضلال مبین" اور اس کے حامیوں کو "اسفل سافلین" میں شمار کیا جاتا ہے، زمانے نے کتنے پیچ وخم کھائے اور ہم اپنے ہی کنویں میں غوطے کھا رہے ہیں ساتھ ساتھ فریب بھی۔

میز کے کنارے ایک خوبصورت نوجوان بیٹھا ہوا تھا نیلگوں کرتا زیب تن، جیب میں جگمگاتا قیمتی قلم، ڈوبی ہوئی آنکھیں پتلی سی عینک سے جھانکتی ہوئی، بڑی چابکدستی سے ترشی ہوئی داڑھی جسکے کچھ حصہ پر قدرت نے حنابندی کر رکھی تھی۔ وہ دیر سے "یاوہ گوئی" سن رہا تھا، وہ ایسی محفلوں سے روٹھ چکا تھا جن میں تقاضے غائب رہتے ہیں اور مطالبے بے مطلب ہوتے ہیں۔

وہ خاموشی کی آگ میں جلتا رہا، آج سارے پیمانے ٹوٹ گئے، ضبط نے ساتھ چھوڑ دیا تو اس نے مہر سکوت توڑ دی اور یوں گویا ہوا:

غلطی نہ ان نالائقوں" کی ہے نہ قصور نصاب تعلیم کا، بلکہ اس نگاہ کا فقدان ہے جس کو شاعر نے "نگاہ شوق" سے تعبیر کیا ہے:

کچھ اور ہی نظر آتا ہے کاروبار جہاں
نگاہ شوق اگر ہو شریک بینائی

اب ذرا اس کی کارفرمائیاں اور سحر طرازیاں دیکھئے:

اسی نگاہ سے محکوم قوم کے فرزند
ہوئے جہاں میں سزاوار کار فرمائی

اسی نگاہ میں ہے قاہری و جباری
اسی نگاہ میں ہے دلبری اور رعنائی

اس کے نہ ہونے کے نتیجے سے بھی آگاہ ہو جائیے:

نگاہ شوق اگر میسر نہیں تجھ کو
ترا وجود ہے قلب و نظر کی رسوائی

یہ نگاہ "بازار مصر" میں کوڑی کے داموں نہیں ملتی اس کے لئے گنج گرانمایہ آرزو کی بازیابی شرط ہے۔ کیونکہ آرزو کی بیداری جہان نو کی تعمیر کے لئے خشت اوّل ہے، تسخیر فطرت کے لئے ضرب کاری ہے۔ مشرق کا پیامی کہتا ہے:

آرزو بے خبر از خویش بآغوش حیات
چشم وا کرد وجہان دگرے پیدا شد

اب آرزو کسے کہتے ہیں؟ آرزو نام ہے ایک ہی حالت پر نہ رہنے کے تقاضے کا، جمود سے اعلان براءت کا یا بقول احمد جاوید صاحب اس (urge) کا جو انسان کو پابہ رکاب کمال رکھتی ہے۔ اس کی غیر موجودگی انسانی وجود کو بے معنیٰ بناتی ہے۔ اسی کی نشو و نما شاعر خوش نوا کی غزل کا حاصل ہے:

باد صبا کی موج سے نشوونمائے خار و خس
میرے نفس کی موج سے نشوونمائے آرزو

یہی مطلوب مومن ہے اس کے لئے خدا اور رسول نے "احسان" جیسی خوبصورت اصطلاح تراشی ہے۔

بقول اسلوب انصاری صاحب: ایک معنی میں انسان کو فرشتوں پر فوقیت حاصل ہے۔ کیوں کہ فرشتے خدا کی بارگاہ میں ہمہ وقت موجود رہنے کے سبب سجدے کے حقدار ضرور بن جاتے ہیں لیکن عبادت کے عمل استغراق میں آرزو اور تکمیل آرزو کا جو سرمدی کیف پنہاں ہے، اور سپردگی کی جو حلاوت اس سے وابستہ ہے، وہ صرف حضرت انسان ہی کے حصے میں آئی ہے۔

غالب نے تو ہر حال میں آرزو کا دم بھرنے پر ابھارا ہے:

نفس نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ
اگر شراب نہیں، انتظارِ ساغر کھینچ

شکایت کرنے سے پہلے ذرا ہم خود پر نظر احتساب ڈال لیں تو بہت سے عقدے سلجھ جائیں گے۔ بہت سے پردے اٹھ جائیں گے۔

وقت برہنہ گفتن است من بہ کنایہ می گویم
خود بگو کجا برم ہم نفسان خام را

یہ مدرسہ ہے اس کی صنعت آدم ہے، اور یہاں شیشہ سازی سے بھی نازک اور کٹھن کام ہوتا ہے۔

اس خارزار میں سبھ سبھ کر قدم اٹھایا جاتا ہے، یہاں انتظار کے کانٹوں کو سہنا پڑتا ہے۔ فنا ہو کر بقا حاصل کی جاتی ہے۔

المیہ یہ ہیکہ اس کوچہ میں وہ در آئیں ہیں جو لذتِ مستی سے نا آشنا ہیں، تدریس کی مسند پر قوموں کی تقدیر طے کی جاتی ہے۔ معلمی اور پیمبری میں تھوڑے ہی کوئی فرق ہے۔ ذرا عربی کے بڑے شاعر احمد شوقی کی طویل نظم "قم للمعلم" پڑھئے اور پڑھوائیے، دیواروں پر نقش کروائیے تا کہ تابندہ نقوش ثبت کرنے کے ولولے بیدار ہوں۔ ایک صاحب فکر نے کہا تھا کہ شاعر خود انقلاب نہیں لاتا مگر انقلاب کے لئے فضا ہموار کرتا ہے۔ یہ بات کہیں نہ کہیں معلم پر بھی صادق آتی ہے۔

اب یہ بارِ امانت اتنا گراں ہے تو صاحب امانت کو تو مثل نیر تاباں ہونا چاہئے جو دامن شب جہالت کو تار تار کر دے، جس سے چشمۂ زندگی پھوٹے، کشت جستجو کو شادابی اور راہوار اشہب شوق کو بیتابی نصیب ہو۔ یہ عبادت ہے اس کو پورے شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہمارے ایمان کا تقاضہ۔ باتیں بے شمار، شکایتیں ہزار، حکایتیں دراز۔ بس ایک واقعہ گوش گذار کرتا ہوں جس کو علامہ سلیمان ندوی نے حیات شبلی میں نقل کیا ہے: مولانا (شبلی) فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ کوئی یوروپین فاضل علی گڑھ آ کر مجھ سے ملا، اس کو فارسی ادب کا ذوق تھا، اس سے اس موضوع پر باتیں ہوئیں تو اس کی واقفیت بہت محدود معلوم ہوئی، دو سال کے بعد فارسی ادب پر کوئی کتاب لکھ کر میرے پاس بھیجی، جو بہت غنیمت تھی، اس کو دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا، میں نے اپنے اس تعجب کا ذکر پروفیسر آرنلڈ سے کیا، انہوں نے پوچھا کہ آپ ان سے کب ملے تھے، فرمایا دو سال ہوئے جواب دیا، مولانا یوروپ کا آدمی دو سال میں کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے۔

نوجوان وفورِ جوش وشدتِ سوز سے داستان سرا تھا تھوڑی دیر کے لئے رک گیا اور حاضرین کو دزدیدہ نظری سے دیکھا پھر خاموش سر جھکا کر بیٹھ گیا۔

ملازم ٹرے اٹھائے داخل ہوا جب چائے کی پیالیاں بٹ گئیں پیاز والے صاحب چسکیاں لیتے ہوئے بولے: چائے کی پتی کے دام تو تگنے ہو چکے ہیں، ہائے رے یہ مہنگائی، اسی پر میٹنگ برخاست ہوئی۔

از: یوسف ناظم

شہروں اور خاص طور پر بڑے شہروں میں سکون اور اطمینان قلب کی کوئی جگہ ڈھونڈنا ایسا ہی ہے جیسے کسی ادبی رسالے کے خاص نمبر میں کسی خاص بات کی تلاش۔

شہروں میں بہرحال ایک ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں سناٹا ہوا کرتا ہے۔ یہ جگہ لائبریری کہلاتی ہے۔ اکثر لائبریریوں میں تو ہُو کا عالم رہتا ہے۔ لائبریری وہ مقام ہے جہاں لائبریرین کے سوا کوئی نہیں جاتا۔ لائبریرین بے چارا بھی وہاں جانے پر اس لئے مجبور ہے کہ اسے اس کام کی تنخواہ ملتی ہے (مشہور تو یہی ہے کہ اسے تنخواہ بھی دی جاتی ہے)۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ شخص بھی بس کبھی کبھی ہی وہاں جاتا ہے (اتنی عقل تو اس میں ہونی ہی چاہئے) لائبریری میں آپ بیٹھیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ایلورا کے کسی غار میں بیٹھے ہوئے ہیں (یہ مثال ان دنوں کے لئے ہے جب سیاحوں کا موسم نہ ہو) ذات کی تنہائی کے لئے کسی تنہا یا ویران مقام کی ضرورت تو نہیں ہوا کرتی لیکن ضرورت پڑنے پر لائبریری ہی کا رخ کرنا چاہئے۔

کہتے ہیں ایک کیبرے ڈانسر سے کسی دانشور نے پوچھا کہ تم اتنی پڑھی لکھی ہو اور ایسے گھٹیا ہوٹل میں ڈانس کرنے آتی ہو، اس کی کیا وجہ ہے؟

ڈانسر نے جواب دیا کہ اسے پڑھے لکھے لوگوں سے ملنے کا بڑا شوق تھا اور اس نے اسی شوق کی خاطر ایک لائبریری میں ملازمت بھی کی تھی لیکن وہاں کسی اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص سے اس کی کبھی ملاقات نہیں ہوئی اور جب سے اس نے اس گھٹیا ہوٹل میں آنا شروع کیا ہے، وہ شہر کے ہر دانشور سے مل چکی ہے۔

کیا تعجب، یہ بات صحیح ہو کیونکہ کیبرے ڈانسر کو کوئی چیز پوشیدہ رکھنے کی ضرورت بھی کیا ہے۔

کسی مصنف کی کتاب کا فٹ پاتھ پر پہنچ جانا پہلے بہت برا سمجھا جاتا تھا (فٹ پاتھ کو لوگ نہایت ناقص قسم کی چیز سمجھتے ہیں اور اس پر چلنا بھی گوارا نہیں کرتے، وہ ہمیشہ سڑک کے بیچ میں چلا کرتے ہیں) لیکن اب اگر کسی مصنف کی کتاب، کسی لائبریری مین پہنچ جائے تو اسے اس کی سب سے بڑی بدقسمتی سمجھا جاتا ہے۔ فٹ پاتھ پر کتاب رکھی رہے تو کیا تعجب بھولے بھٹکے کسی کی نظر اس پر پڑ جائے بلکہ یہ فٹ پاتھ پر پہنچتی ہی اس وقت ہے جب یہ پڑھی جا چکتی ہے (کتاب کا سکنڈ ہینڈ ہونا بڑی عزت کی بات ہے)۔ لائبریری کی الماری میں بڑے اہتمام اور قرینے سے سجی ہوئی کتاب تو آج 25، 30 سال پہلے کی اس پردہ نشین خاتون کی طرح ہوتی ہے جس کے آنچل کی ہلکی سی جھلک بھی نظر آجاتی تو طوفان کھڑا ہو جاتا تھا (اس زمانے میں چونکہ الیکشن کے امیدوار وغیرہ نہیں ہوا کرتے تھے اس لئے ایسی ہی چیزیں کھڑی ہوا کرتی تھیں) ان کتابوں کا آنچل بھی کبھی نہیں میلا ہوا کرتا۔ حالانکہ کتابوں کے گرد پوش آج کل اتنے نفیس اور خوبصورت ہوتے ہیں کہ کم سے کم انہیں تو دیکھا ہی جاسکتا ہے لیکن صرف گرد پوش دیکھنے کے لئے لائبریری کون جائے۔ آرٹ گیلری اس کام کے لئے بہتر جگہ ہے۔ اگر مصنف خود ہی لائبریری جا کر اپنے ہی نام اپنی کتاب نہ نکلوائے تو کتاب میں رکھا ہوا کارڈ، اس کی قسمت ہی کی طرح معرّی رہے۔ (اس میں ایک اور فائدہ یہ ہے کہ اگر نا حسن اتفاق سے یہ کتاب کسی اور نے پڑھ لی ہے تو مصنف کو اپنے بارے میں اس معزز شخص کی رائے بھی معلوم ہو جائے گی۔ یہ رائے کتاب میں جگہ جگہ درج ہوگی کیونکہ لائبریری کی ہر کتاب، کتاب الرائے ہوا کرتی ہے۔

پڑھے لکھے لوگوں نے ان دنوں اپنی اپنی ذاتی لائبریریاں بنالی ہیں۔ ان لائبریریوں میں گم شدہ اور مسروقہ کتابوں کا نایاب ذخیرہ ہوتا ہے، لیکن الماریاں بہرحال ان کی اپنی ہوتی ہیں۔ اس میں ان کی مجبوری کو دخل ہے کیونکہ کتابیں تو مستعار مل جاتی لیکن الماریوں کے معاملے میں یہ طریقہ ابھی شروع نہیں ہوا ہے۔ (ہمارے پسماندہ ہونے کا یہ بھی ایک ثبوت ہے) گھریلو لائبریری قائم کرنے والوں کو اتنی قربانی تو دینی ہی چاہئے۔ ذاتی لائبریری میں مختلف ترکیبوں سے جمع کی ہوئی کتابوں کا پڑھا جانا ضروری نہیں۔ کبھی کبھی انہیں جھٹک کر ٹھیک سے رکھ دینا کافی ہے (بعض لوگ ان کی طرف سال میں ایک آدھ مرتبہ نظر اٹھا کر دیکھ لینا بھی کافی سمجھتے ہیں) ان لوگوں کی بات البتہ الگ ہے جو خود کے لئے نہیں دوسروں کے لئے مطالعہ فرمایا کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایک کتاب پڑھ کر جب تک دوسروں سے اپنے مطالعے کا انتقام نہیں لے لیتے، انہیں بلڈ پریشر رہتا ہے۔ یہ سمجھتے ہیں اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تو ان کی ازدواجی زندگی میں فتور آجائے گا۔ پڑھتے تو خیر یہ دوسروں کے لئے ہیں لیکن لکھتے خود کے لئے ہیں۔ احتیاط یہ ہوتی ہے کہ کوئی دوسرا سمجھ نہ لے۔ ان کی تصنیف میں ان کا اپنا حصہ ہی ہوتا ہے جتنا سمندر میں خشکی کا (اتنا اکثیر حصہ معمولی بات نہیں) یہ لوگ بہرحال ان مصنفوں سے بہتر ہوتے ہیں جو صرف لکھنا جانتے ہیں پڑھنا نہیں۔

لائبریریوں میں پہلے جگہ جگہ یہ ہدایت لکھی ہوتی تھی کہ شور نہ کیجئے۔ شور نہ کیجئے۔ اب ان ہدایتوں کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ ضرورت تو ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ ابابیلیں نوٹسیں نہیں پڑھا کرتیں۔

ماخوذ از کتاب: البتہ (مزاحیہ مضامین)

مصنف: یوسف ناظم۔ ناشر: زندہ دلان حیدرآباد (سن اشاعت: 1981ء)

بہ شکریہ جناب مکرم نیاز

نسیم حجازی۔۔۔

تحریر: اعظم طارق کوہستانی

قیام پاکستان کے بعد اُمید کی جارہی تھی کہ اُردو ادب کو وہ عروج ملے گا جس کی حدوں کو ماپنے کے آلے کم پڑ جائیں گے لیکن یہ سب ایک خواب اور سراب ہی رہا۔ملک میں آمریت اور جمہوریت کی آنکھ مچولی نے ملک کے حالات کو سازگار ہی نہیں ہونے دیا۔ناسازگار حالات میں بھی ادیب پیدا ہوتے ہیں لیکن ان کے موضوعات پھر ان ہی دائروں میں گھومتے ہیں جہاں ارباب اختیار دکھانا چاہتے ہیں۔لوگوں نے ان حالات کے باوجود لکھا اور خوب لکھا۔۔۔اس میں یقیناً بہت سارے نام موجود ہیں، جو ماؤنٹ ایورسٹ کی طرح ادب پر ایستادہ نظر آتے ہیں لیکن ان لکھنے والوں میں جو مقبولیت نسیم حجازی کے تاریخی ناولوں کو ملی وہ کم کم ہی کسی کے حصے میں آئی ہے۔

اُردو ادب پر ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ اس نے ہمیشہ ماضی کے قصے کہانیوں کو کریدا۔ماضی کی باتیں ادب میں گھسیٹ لائے، عشق وعاشقی سے آگے کم ہی بڑھے، ان الزمات پر اگر ٹھنڈے دماغ سے غور کیا جائے تو یہ الزامات کسی حد تک درست بھی ہیں۔ادب کے ماضی کی جہتوں کو کھولنے سے ہم روایتوں کے اسیر بن کر رہ گئے۔جبکہ مغرب نے حال کو ٹٹولا اور مستقبل میں تانک جھانک شروع کی۔اُنھوں نے نئے سیاروں کی خیالی دنیا بسائی اور چاند ومریخ پر اپنے ناولوں کے ذریعے سفر کرنا شروع ہو گئے۔

ناولوں کے ذریعے مریخ پر کمندیں ڈالنے والے بالآخر چاند پر تشریف لے گئے (اگرچہ چاند پر جانے کے باوجود بہت سارے ماہرین کے نزدیک ان کا چاند پر جانا مشکوک ہے اور اس کے اپنے دلائل ہیں لیکن فی الحال وہ میرا موضوع نہیں ہے)۔

یہ حقیقت ہے جب آپ اپنی نئی نسل کو مستقبل کا نقشہ بتاتے ہیں اور ایک راہ سمجھاتے ہیں اور وہ اس سمت چل پڑے تو آپ کو یقین رکھنا ہوگا کہ وہ کائنات کی تسخیر کا کارنامہ بھی ضرور سرانجام دیں گے۔

نسیم حجازی نے اگرچہ ماضی کے موضوعات کو اپنے ناولوں کا حصہ بنایا لیکن وہیں اُنھوں نے ماضی کو کنگھالتے ہوئے مستقبل کی تصویر دکھائی ہے۔یہ ماضی کے ان ناولوں سے ہٹ کر ہیں۔جو ماضی کو ماضی میں ہی ختم کر دیتے ہیں۔ماضی کو دکھاتے ہوئے مستقبل کے خواب دکھانا نسیم حجازی کا ایسا کارنامہ ہے جو بہت لوگوں سے ہضم نہیں ہوتا۔نوجوانوں کے اندر مقصدیت کو پروان چڑھانا اور ان کے اصل اسلامی تشخص کو اُجاگر کرنا نسیم حجازی کا ہی طرۂ امتیاز ہے۔

یہاں ہم نسیم حجازی کا مختصر تعارف اور ان کے ناولوں کا جائزہ لیں گے۔

تعارف:

محمد شریف کو حجاز مقدس سے والہانہ محبت تھی۔اس لیے اُنھوں نے ادبی دنیا میں جب قدم رکھا تو اپنے لیے حجاز کی معطر ہوا یعنی نسیم حجازی پسند کیا۔وہ ادیب تھے اور صحافی بھی لیکن ان کو سب سے زیادہ شہرت بطور ناول نگار ملی۔وہ ۱۹ مئی ۱۹۱۴ء کو مشرقی پنجاب کے ضلع گورداس پور کے ایک گاؤں سوجان پور میں پیدا ہوئے۔وہ متوسط طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ان کے والد چودھری محمد ابراہیم محکمہ ماہی پروری (fisheries) میں انسپکٹر تھے۔اُنھوں نے بی۔اے تک تعلیم حاصل کی اور پھر صحافت میں قدم رکھا۔ایوب خان کے دور حکومت میں اپنے کوہستان اخبار میں ایک خبر کی اشاعت پر گرفتار بھی ہوئے۔

کیا نسیم حجازے اردو کے پہلے تاریخی ناول نگار ہیں؟

نسیم حجازی کا سب سے پہلا ناول ''داستان مجاہد'' ۱۹۴۳ء میں شائع ہوا تھا لیکن یہ اردو کا پہلا تاریخی ناول نہیں تھا۔اس سے پہلے مولانا عبدالحلیم شرر، رشید اختر ندوی اور مولانا صادق حسین صدیقی سردھنوی بھی اسلام کے عروج وزوال سے متعلق ناول لکھ چکے تھے لیکن نسیم حجازی کے ناول تاریخی اعتبار سے زیادہ دلچسپ سمجھے جاتے ہیں۔

نسیم حجازی منفرد کیوں؟

نسیم حجازی کو انفرادیت ان کے ناولوں کی سادگی نے بخشی، انتہائی آسان اور سلیس زبان کا استعمال زیادہ مرصع ومسجّع زبان کے استعمال سے احتراز برتا ہے، تاریخ کو تاریخ ہی رہنے دیا ہے۔ناولوں کے اندر ذاتی پسند وناپسند کی بنیاد پر فیصلے نہیں کیے ہیں۔اکثر ناول نگار حضرات ناول کے اندر کہانی سے نکل کر وعظ اور تلقین پر کئی کئی صفحات خرچ کر ڈالتے ہیں۔شاید صفحات بھرنا مقصود ہوں۔ وہاں کہانی ختم ہو کر مضامین شروع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے کہانی بوجھل اور غیر دلچسپ ہو جاتی ہے جبکہ نسیم حجازی کے ناولوں میں اس چیز کا بہت خیال رکھا گیا ہے کہ کہانی کا سحر ختم نہ ہونے پائے۔ذاتی نظریات کو وعظ اور نصیحتوں کے ذریعے قاری کے دل و دماغ میں منتقل کرنا ایک اذیت ناک مرحلہ ہوتا ہے۔اس میں انسانی نفسیات کو سمجھتے ہوئے قاری کے ذہن مین ڈیرہ جمانا ہوتا ہے اور یہ اتنا آسان کام نہیں ہے۔

ان کے ناولوں کی خاص بات یہ ہے کہ اُنھوں نے نوجوانوں کے اندر خودی کی اس صفت کو اُبھارنے کی کوشش کی ہے۔جسے علامہ اقبال نے ابھارا تھا۔اگر آپ بغور جائزہ لیں تو آپ کو علامہ اقبال، مولانا مودودی اور نسیم حجازی کی کڑیاں آپس میں ملی ہوئی نظر آئیں گی۔علامہ اقبال نے اپنی انقلاب آفریں شاعری کے ذریعے، مولانا مودودی نے اپنی سحر انگیز نثر کے ذریعے جبکہ نسیم حجازی نے ناولوں کے اسلامی روپ کے ذریعے قوم کے نوجوانوں کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔تینوں ہی اپنے زمانے (بلکہ ان کا زمانہ ابھی ختم نہیں ہوا) نوجوانوں کے اندر بے حد مقبول رہے ہیں۔

نسیم حجازی نے ثابت کیا کہ اصلاح ادب برائے ادب کے ذریعے بھی ممکن العمل ہے۔۔۔ضروری نہیں کہ ادب برائے اصلاح کے ذریعے ہی اپنے پیغام کو منتقل کرنے کی کوشش کی جائے جو کہ پھر ادب نہیں رہتا اسے کوئی اور نام دیا جا سکتا ہے۔

نسیم حجازی کے ناول:

نسیم حجازی کے ناولوں کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

نسیم حجازی نے تاریخ اسلام کی دو مشہور شخصیات کو اپنے ناول کا حصہ بنایا۔اس میں ''محمد بن قاسم'' اور ''یوسف بن تاشفین'' شامل ہیں۔

اسلام کے سیاسی وعسکری محاذ پر کامیابیوں وکامرانیوں کو آخری معرکہ، قیصر وکسریٰ اور قافلہ حجاز میں موضوع سخن بنایا۔

مسلمانوں کے عروج وزوال، شکست وریخت کے اسباب سلطان جلال الدین محمد خوارزم شاہ اور چنگیز خان کی سیاسی وعسکری چپقلش کو اپنے مشہورِ زمانہ ناول ''آخری چٹان'' میں نمایاں کیا گیا ہے۔

یوسف بن تاشفین کے علاوہ شاہین، کلیسا اور آگ، اندھیری رات کے مسافر اُن کے ناول ہیں۔اس میں اُندلس کے مسلمانوں کی حالتِ زار کو بیان کیا گیا ہے۔

''معظم علی'' اور ''تلوار ٹوٹ گئی'' ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی شرانگیزیوں اور مسلمانوں کے زوال کو موضوع بنایا گیا۔

پاکستان بننے کے بعد خاک اور خون لکھا جس میں قیامِ پاکستان کے مقاصد اور حجرت کے دوران پیش آنے والے واقعات کو لکھا گیا ہے۔

اس کے علاوہ چار ناول اُنھوں نے طنز ومزاح کے موضوع پر لکھے جبکہ حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد وہاں کے پیش آنے والے واقعات کو کتابی شکل دی۔

طنز ومزاح پر مشتمل ناول ''سفید جزیرہ'' آج کے حالات کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔گزشتہ دورِ حکومت اِن کے اسی ناول کا حقیقی رنگ لگتا ہے۔

نسیم حجازی ٹی۔وی اسکرین پر:

۱۹۸۰ء کے عشرے میں آخری چٹان اور شاہین ناول پر پاکستان ٹیلی ویژن سے ڈرامے پیش کیے گئے جبکہ خاک اور خون ناول سے لالی ووڈ نے ایک فلم بنائی۔یہ فلم مسلمانوں کی ہندوستان سے ہجرت پر مشتمل تھی۔اس فلم نے اس زمانے میں بے پناہ مقبولیت حاصل کی۔

نسیم حجازی اب تک زندہ ہیں؟

یہ حقیقت ہے کہ اگر نسیم حجازی ناول نگاری نہ کرتے تو یقیناً آج وہ بہت کم جانے جاتے لیکن ان کے لازوال ناولوں نے اِنہیں زندہ رکھا۔ان کے ہم عصر ساتھی عنایت اللہ صاحب نے بھی تاریخی ناول لکھے لیکن اِن میں وہ درد، چاشنی موجود نہیں ہے۔جو نسیم حجازی کے ناولوں کا خاصہ ہے۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے کہنے پر نسیم حجازی نے سیاچن اور پاک فوج کی جاں بازی کے موضوع پر لکھنے کی تیاری شروع کر دی تھی لیکن اپنی علالت کے باعث وہ اِسے جاری نہ رکھ سکے۔

نسیم حجازی کے مشہور ناولوں کے اقتباسات:

ہم نے شروع میں ہی کہا کہ نسیم حجازی کے ناولوں کی خاص بات یہ ہے کہ اُنھوں نے کہانی کے سحر میں اپنے قاری کو جکڑ کر رکھا۔قاری نے ہمیشہ اِن کے ناولوں کو پڑھ کر اس میں خود کو جیتا جاگتا محسوس کیا ہے۔نوجوانوں کو ایسا لگتا ہے کہ وہ ناول اِن ہی پر لکھا گیا ہے۔

یہاں پر ہم نسیم حجازی کے ناولوں کے مختصر سے اقتباس پیش کر رہے ہیں اِن اقتباسات سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے ناولوں کی روانی، سادگی اور منظر نگاری نے کس طرح قاری کو اپنے سحر میں رکھا۔

یوسف بن تاشفین:

کچھ دیر سمندر کی طرف نگاہیں دوڑانے کے بعد اُنھوں نے صبح کی نماز ادا کی اور پھر چھت پر کھڑے ہو کر اُفق کی طرف دیکھنے لگے۔ستارے سحر کی بڑھتی ہوئی روشنی میں گم ہو گئے۔شفق کے نقاب سے سورج کی دمکتی ہوئی پیشانی نمودار ہوئی اور سمندر کی سطح پر نور کی ایک چادر بچھ گئی۔میمونہ نے نیچے جھانک کر دیکھا ساحل پر سیکڑوں آدمی سمندر کی طرف ٹکٹکی باندھے کھڑے تھے۔

سعد اُفق کی طرف اشارہ کر کے چلایا۔''وہ آ گئے، اُندلس کے نجات دہندہ آ گئے۔'' سعد وارفتگی کے عالم میں کہہ رہا تھا ''میمونہ! مسکراؤ آج اندلس تمھارا ہے، اپنی بہنوں کو یہ مژدہ سناؤ کہ تمھاری عزت اور عصمت کے رکھوالے آ گئے ہیں۔آج اندلس میں انسانیت ایک نیا جنم لے رہی ہے۔''

قلعے کے وسیع صحن میں ہندوؤں کے منتشر دستے عمارتوں میں پناہ لے چکے تھے اور نماز کا وقت ہو گیا تھا۔سلطان نے حکم دیا کہ ہم اِن عمارتوں پر قبضہ کرنے سے پہلے نمازِ جمعہ ادا کریں گے۔مؤذن نے شمالی دروازے کے برج پر کھڑے ہو کر اذان دی اور مسلمان صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے۔اِن کی نماز کا نظارہ عجیب تھا۔قلعے کی عمارت سے ہندوؤں کے دستے اندر تیر برسا رہے تھے لیکن مسلمان انتہائی ضبط وسکون سے بارگاہِ الٰہی میں سربسجود تھے۔نماز کے بعد سلطان نے اپنے جانبازوں کی طرف نگاہ دوڑائی جن کی پیشانیوں پر فتح ونصرت کی بشارت لکھی ہوئی تھی اور اس کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو چھلک رہے تھے۔

داستانِ مجاہد:

وقت دنوں سے مہینوں اور مہینوں سے برسوں میں تبدیل ہو کر گزرتا گیا، نعیم کو جنوبی پرتگال کی گورنری کے عہدے پر فائز ہوئے اٹھارہ سال گزر چکے تھے۔اس کی جوانی بڑھاپے میں تبدیل ہو چکی تھی، ڈاڑھی کے بال سفید ہو رہے تھے۔نرگس کی عمر بھی چالیس برس سے تجاوز کر رہی تھی لیکن اس کے حسین چہرے کی جاذبیت میں کوئی نمایاں تبدیلی نظر نہیں آئی تھی۔

کلیسا اور آگ:

میرا گھوڑا کافی مضبوط تھا لیکن اسے راستے میں بہت کم آرام ملا کل بھی اس نے حسبِ معمول اس پر دو منزلیں طے کی تھیں لیکن تیسرے پہر اُس نے ایک بلند پہاڑی عبور کرتے ہوئے اچانک گر کر دم توڑ دیا۔

انسان اور دیوتا:

کنول پر وہ محویت طاری ہو چکی تھی جو کسی انسان میں مایوسی اور بے بسی کی انتہا دیکھنے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔جو ایک جیتے جاگتے انسان کو پتھر کا مجسمہ بنا دیتی ہے۔ایک اضطراب مسلسل اس کے لیے ایک دائمی سکون بن چکا تھا۔اس کے دل میں جو غم کے سمندر کی آخری گہرائیوں میں غوطے کھا رہا تھا۔زندگی کے ادنیٰ تفکرات کی کوئی اہمیت نہ تھی۔

نسیم حجازی نے اپنے ناولوں کے ذریعے اُمتِ مسلمہ اور اردو ادب پر جو احسان کیا ہے یقیناً وہ سنہری حروف میں لکھا جانا چاہیے۔تاریخ کا یہ عظیم ناول نگار ۲ مارچ ۱۹۹۹ء کو اس فانی دنیا سے کوچ کر گیا۔